تنظیم اسلامی کا ترجمان

47

ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

تنظیم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

www.tanzeem.org

مسلسل اشاعت کا
30 واں سال

16 تا 22 جمادی الاولیٰ 1443ھ / 21 تا 27 دسمبر 2021ء

انسانی اضطراب کا علاج؟

آج دنیا میں صرف ایک ہی انسانی جماعت ان ہمہ گیر تصورات اور مستقل اقدارِ حیات کو ماننے والی ہے جسے قرآن حکیم نے ''اُمتِ مسلمہ'' کا خطاب دیا ہے۔ یہ وہی جماعت ہے جس نے آج سے چودہ سو سال قبل انسانی معاشرہ میں حیرت انگیز اور بے مثال صالح انقلاب پیدا کیا تھا اور جدید نظامِ تمدن کے قیام ونفاذ سے دنیائے انسانیت پر زندگی کی راہیں کھول دی تھیں۔ یہ صالح نظامِ اجتماعی اگرچہ زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکا، لیکن یہ حقیقت ہے کہ آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں حریت ومساوات کی جو آوازیں گونج رہی ہیں، وہ اسی کی صدائے بازگشت ہیں اور عصرِ حاضر کا انسان اس تابناک مثال کو سامنے رکھ کر ہی آگے کی طرف بڑھ سکتا ہے۔

تمدنِ جدید کی صنعت کاریاں بیشک دلفریب اور جاذبِ نظر ہیں لیکن حقیقی سکون قلب، طمانیت خاطر، باہم محبت اور اخوت ومساوات کے روح پرور نظارے جو اُس مقدس دور میں دیکھنے والوں نے دیکھے تھے، اُن کے لیے انسانیت آج تک مضطرب و بے قرار ہے اور عصرِ رواں کی مادّی تہذیب جس قدر بڑھتی اور پھیلتی جائے گی، اسی قدر عالم انسانی کا اضطراب بڑھتا جائے گا۔ حل یہی ہے کہ اسلام کو ایک کامل اور ہمہ گیر نظامِ حیات کی حیثیت سے قبول کیا جائے اور زندگی کا کوئی شعبہ اس کی ہدایت ورہنمائی سے محروم نہ ہو۔

تعمیری انقلاب اور قرآنی اصول حکمت
حیدر زمان صدیقی

اس شمارے میں

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل
سیاسی تاریخ کے تین عوامی ہیروز کی داستان (8)

آج کی عارضی مشقت کل کی دائمی راحت

مہنگائی کے طوفان کا ذمہ دار کون؟

رشتوں کو جوڑے رکھنے کا حکم

اب تمہاری باری ہے!

امیر تنظیم اسلامی کے تین اہم پروگرام

الھدیٰ (965)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

رات اور دن کے آنے میں حکمتیں

سُورۃُ الفُرقان — بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ — آیات: 45 تا 47

اَلَمۡ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیۡفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوۡ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلۡنَا الشَّمۡسَ عَلَیۡہِ دَلِیۡلًا ﴿۴۵﴾ ثُمَّ قَبَضۡنٰہُ اِلَیۡنَا قَبۡضًا یَّسِیۡرًا ﴿۴۶﴾ وَ ہُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ لِبَاسًا وَّ النَّوۡمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّہَارَ نُشُوۡرًا ﴿۴۷﴾

آیت ۴۵: ﴿اَلَمۡ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ کَیۡفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ﴾ ’’کیا تم نے دیکھا نہیں اپنے رب (کی قدرت) کی طرف کہ وہ کس طرح سایہ پھیلا دیتا ہے؟‘‘

جب رات ہوتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے پوری زمین پر ایک سیاہ چادر اوڑھا دی گئی ہے۔

﴿وَلَوۡ شَآءَ لَجَعَلَہٗ سَاکِنًا ۚ﴾ ’’اور اگر وہ چاہتا تو اس کو مستقل ٹھہرائے رکھتا۔‘‘

اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو پوری زمین پر ہمیشہ رات ہی رہتی‘ دن کا اجالا کبھی نمودار ہی نہ ہوتا۔ جیسے کہ سورۃ القصص میں فرمایا گیا: ﴿قُلۡ اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ اللّٰہُ عَلَیۡکُمُ الَّیۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ مَنۡ اِلٰہٌ غَیۡرُ اللّٰہِ یَاۡتِیۡکُمۡ بِضِیَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾﴾ ’’(اے نبی ﷺ!) ان لوگوں سے پوچھیے: کیا تم نے غور کیا کہ اگر اللہ روزِ قیامت تک ہمیشہ کے لیے تم پر رات طاری کر دے تو اللہ کے سوا وہ کون سا معبود ہے جو تمہیں روشنی لا دے؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟‘‘

﴿ثُمَّ جَعَلۡنَا الشَّمۡسَ عَلَیۡہِ دَلِیۡلًا ﴿۴۵﴾﴾ ’’پھر ہم نے سورج کو اس پر راہنما بنایا۔‘‘

تُعۡرَفُ الۡاَشۡیَاءُ بِاَضۡدَادِھَا (چیزیں اپنی مخالف چیزوں سے پہچانی جاتی ہیں) کے مصداق سورج کے وجود سے ہی ہمیں روشنی اور تاریکی کا پتا چلتا ہے۔

آیت ۴۶: ﴿ثُمَّ قَبَضۡنٰہُ اِلَیۡنَا قَبۡضًا یَّسِیۡرًا ﴿۴۶﴾﴾ ’’پھر ہم اس کو آہستہ آہستہ اپنی طرف سمیٹ لیتے ہیں۔‘‘

جب سورج طلوع ہوتا ہے تو سائے بہت لمبے ہوتے ہیں۔ پھر جوں جوں سورج اوپر اٹھتا ہے تو آہستہ آہستہ سمٹنا شروع ہو جاتے ہیں جیسے کوئی ان کی طنابیں کھینچ رہا ہو۔

آیت ۴۷: ﴿وَہُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الَّیۡلَ لِبَاسًا وَّ النَّوۡمَ سُبَاتًا وَّ جَعَلَ النَّہَارَ نُشُوۡرًا ﴿۴۷﴾﴾ ’’اور وہی ہے جس نے رات کو بنایا تمہارے لیے اوڑھنا اور نیند کو آرام اور دن کو بنایا اُٹھ کھڑے ہونے کا وقت۔‘‘

رات کو انسانوں کے آرام کرنے کے لیے موزوں کیا‘ اور دن کے ماحول کو ان کے کام کاج کرنے کے لیے سازگار بنایا۔

فرمان نبویؐ

فرشتوں سے اپنے لیے دعا کروائیں

عَنۡ اَبِیۡ الدَّرۡدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: ((دَعۡوَۃُ الۡمَرۡءِ الۡمُسۡلِمِ لِاَخِیۡہِ بِظَھۡرِ الۡغَیۡبِ مُسۡتَجَابَۃٌ عِنۡدَ رَاۡسِہٖ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ کُلَّمَا دَعَا لِاَخِیۡہِ بِخَیۡرٍ قَالَ الۡمَلَکُ الۡمُوَکَّلُ بِہٖ اٰمِیۡنَ وَلَکَ بِمِثۡلٍ)) (رواہ مسلم)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’کسی مسلمان کی اپنے بھائی کے لیے غائبانہ دُعا قبول ہوتی ہے۔ اس کے پاس ایک فرشتہ ہے جس کی یہ ڈیوٹی ہے کہ جب وہ اپنے کسی بھائی کے لیے (غائبانہ) کوئی اچھی دعا کرے تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ: ’’تیری یہ دعا اللہ قبول کرے، اور تجھے بھی اسی طرح کا خیر عطا ہو۔‘‘

تشریح: اس حدیث پاک سے اندازہ لگائیں کہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے کتنی محبت ہے۔ اللہ تعالیٰ غائبانہ دعا کرنے اور جس کے لیے کی جاتی ہیں، دونوں کے حق میں قبول کرتا ہے۔ جس مسلمان کی خواہش ہے کہ فرشتے ان کے لیے دعا کریں تو وہ دوسرے مسلمان بھائی کے لیے بہتری کی دعا کرے یہی عمل درحقیقت فرشتوں سے اپنے لیے دعا کرانے کی ایک یقینی تدبیر ہے۔

اداریہ
ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل

سیاسی تاریخ کے تین عوامی ہیروز کی داستان (8)

ہم نے ذوالفقار علی بھٹو، میاں نواز شریف اور عمران خان کو پاکستان کی سیاست میں عوامی ہیروز قرار دیا تھا۔ اِن میں سے ذوالفقار علی بھٹو اور میاں نواز شریف کا ذکر گزشتہ قسط میں ہو چکا ہے۔ جہاں تک عمران خان کا تعلق ہے، اُنھیں آغاز میں شہرت کرکٹ کی وجہ سے ملی۔ وہ پاکستان کی اُس ٹیم کے کپتان تھے جس نے 1992ء میں ورلڈ کپ پاکستان کے لیے جیتا۔ وہ کرکٹ سٹار تو پہلے ہی تھے لیکن اِس جیت نے اُن کی شہرت کو چار چاند لگا دیے۔ بعدازاں اُنھوں نے عوامی سطح پر فنڈز اکٹھے کر کے کینسر کے علاج کے لیے لاہور میں شوکت خانم ہسپتال بنایا جو پاکستان کے حوالے سے ایک غیر معمولی کارنامہ تھا اور عوامی خدمت کے حوالے سے جس کی کارکردگی مثالی ہے۔

عمران خان نے اپنی سیاسی جدوجہد کا آغاز 1996ء سے کیا، اِس حوالے سے وہ بھٹو اور نواز شریف سے مختلف تھے۔ اُن کی سیاسی زندگی کا آغاز کسی فوجی طالع آزما کی عطا کردہ وزارت سے نہیں ہوا تھا۔ اُنہوں نے پاکستان تحریکِ انصاف کے نام سے ایک سیاسی جماعت کی بنیاد رکھی۔ زندگی کے پہلے انتخابات میں وہ صرف اپنی سیٹ پر کامیاب ہو کر قومی اسمبلی کے ممبر بنے۔ اُن کی سیاست کو اکتوبر 2011ء میں اقبال پارک لاہور کے ایک جلسہ میں عوام کی زبردست شرکت نے بلندی پر پہنچا دیا۔ وہ 2013ء میں انتخابی سرگرمیوں میں حصہ لیتے ہوئے ایک حادثے کا شکار ہو گئے۔ اِس انتخاب میں اُنھیں توقع سے بہت کم نشستیں ملی تھیں۔ اُنھوں نے نواز شریف پر الزام لگایا کہ اُنھوں نے چیف جسٹس افتخار چودھری سے ملی بھگت کر کے دھاندلی کی ہے۔ اُنھوں نے بطور نمونہ چار حلقے کھولنے کا مطالبہ کیا جو نواز شریف حکومت نے قبول نہ کیا جس پر عمران خان نے عوامی تحریک شروع کر دی۔ لہٰذا وہ کیس جسے عدالت نے پہلے مضحکہ خیز قرار دیا تھا بعدازاں اُسے برائے سماعت منظور کر لیا اور دھاندلی کے حوالے سے ایک جوڈیشنل کمیشن قائم ہوا جس نے یہ قرار دیا کہ کوئی منظم دھاندلی نہیں ہوئی۔ عمران خان نے احتجاج کے ساتھ اِس فیصلے کو قبول کر لیا۔ لیکن ابھی کچھ عرصہ ہی گزرا تھا کہ پانامہ لیکس سامنے آئیں۔ عمران خان جوڈیشنل کمیشن کے فیصلے سے مطمئن نہ تھے۔ اُنھیں دوبارہ تحریک شروع کرنے کا جواز مل گیا۔ اِس تحریک کے دوران عمران خان کی شخصیت کے کئی پہلو عوام کے سامنے آئے۔ جن سے اُن کی ذاتی اور سیاسی کمزوریاں اور کوتاہیاں بھی سامنے آئیں اور بہت سے مثبت اور قابل تعریف پہلو بھی سامنے آئے۔

عمران خان بزرگوں کی اِس نصیحت کا کوئی لحاظ نہیں رکھتے کہ پہلے تولو پھر بولو۔ وہ شاید بولتے پہلے ہیں اور سوچتے بعد میں ہیں۔ جو کوئی اُن کے کان میں پھونک دے بلاتحقیق اور غور و فکر اُسے عوامی

ہفت روزہ — لاہور
ندائے خلافت
تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر
تنظیم اسلامی کا ترجمان، نظام خلافت کا نقیب
بانی: اقتدار احمد مرحوم
16 تا 22 جمادی الاولیٰ 1443ھ جلد 30
21 تا 27 دسمبر 2021ء شمارہ 47
مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت
نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور
مرکزی دفتر تنظیم اسلامی
''دارالاسلام'' ملتان روڈ چوہنگ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 53800
فون: 78-35473375 (042)
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن لاہور۔ 54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org
قیمت فی شمارہ 15 روپے
سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک ...... 600 روپے
بیرون پاکستان
انڈیا ---------------------- (2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
''مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن'' کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے
Email:maktaba@tanzeem.org

''ادارہ'' کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

سطح پر کہہ دیتے ہیں۔ جس کی وجہ سے وزیر اعظم کی حیثیت سے اُنھیں آج خاصی شرمندگی کا سامنا ہے۔ وہ شیخ رشید کے بارے میں کہا کرتے کہتے تھے کہ اگر خدانخواستہ امریکہ پاکستان پر قبضہ کرلے تو شیخ رشید امریکہ کی حکومت میں وزیر بن جائے گا اور مجھے اقتدار ملا تو میں اُسے اپنی حکومت میں چپڑاسی بھی نہیں بناؤں گا جبکہ آج عمران خان کی کابینہ میں شیخ رشید اہم وزیر ہیں۔ پھر ان کا کہنا تھا کہ میری پرویز مشرف سے ناراضگی کی وجہ یہ بھی تھی کہ اُس نے پرویز الٰہی جیسے کرپٹ انسان کو اپنی حکومت میں لے لیا تھا آج پرویز الٰہی عمران خان کے اتحادی بھی ہیں اور ساتھ ساتھ نواز شریف سے مذاکرات بھی کر رہے ہیں اور نواز شریف اُنھیں لندن آنے کی دعوت دے رہے ہیں۔ پھر یہ کہ اُنھوں نے کہا کہ وہ وزیر اعظم خود چور ہے جو یوٹیلیٹی بلز میں اضافہ کرتا ہے۔ انھوں نے یہ بھی کہا کہ وہ آئی ایم ایف سے مدد لینے سے خودکشی کرلینا بہتر سمجھتے ہیں۔ آج وہ یوٹیلٹی بلز میں اضافہ بھی کر رہے ہیں اور آئی ایم ایف سے پہلے سے بدتر شرائط پر قرضہ بھی لے رہے ہیں۔ اُنھوں نے انتخابات میں انصاف اور میرٹ کا نعرہ لگایا لیکن الیکٹیبلز کو اپنے ساتھ ملایا۔ یعنی وہ سیاست دان جو انتخابات میں منتخب ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں چاہے اُن کا کردار کیسا بھیانک ہی کیوں نہ ہو۔ اُنھوں نے پاکستان کو ریاستِ مدینہ کی طرز کی ایک ریاست بنانے کا نعرہ مارا، لیکن اُن کے اکثر قریبی ساتھی ایک قدم اُن کے ساتھ چلنے کو تیار نہیں بلکہ وہ وزیر اعظم کے ویژن کے خلاف اقدام کرتے نظر آتے ہیں۔ کبھی اُن کے ساتھیوں کی طرف سے گھریلو تشدد بل کو قانون بنانے کی کوشش کی جاتی ہے اور کبھی جبری تبدیلی مذہب کو قانون سازی کا حصہ بنانے کی کوشش ہوتی ہے۔ کووڈ کی وجہ سے معاشی مسائل کا سامنا اگرچہ ساری دنیا کو کرنا پڑا، لیکن خراب معاشی صورتِ حال سے نبٹنے کے لیے جس بھونڈے انداز میں کوشش کی گئی، اُس نے مہنگائی سے عام آدمی کی چیخیں نکال دیں۔ اور اس مہنگائی نے عمران خان کی مقبولیت پر بدترین اثرات ڈالے۔ عوام اب یہ بات سننے کو تیار نہیں کہ مہنگائی پہلی حکومتوں کی کرپشن اور بدعنوانیوں کا نتیجہ ہے یا پیٹرول کی قیمتیں چونکہ عالمی سطح پر بڑھ گئی ہیں اس لیے پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ امر مجبوری تھا۔ عمران خان گڈ گورننس قائم کرنے میں بُری طرح ناکام رہے۔ بیوروکریسی کا کنٹرول، مافیا کا خاتمہ، بڑے مجرموں کو سزا دلانا اِن تمام معاملات میں بھی عمران خان بُری طرح ناکام رہے۔ وہ کرپشن کے خاتمے کے بہت بڑے علمبردار ہیں لیکن اُن کے وزیروں اور مشیروں پر کرپشن کے الزامات ہیں۔ وہ بڑے چوروں کو پکڑنے اور سزا دینے کے قائل ہیں لیکن وہ اُن میں سے کسی ایک کو بھی عدالت سے سزا دلوانے میں ناکام رہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ 1918 کے انتخابات میں پاکستان کی اسٹیبلشمنٹ اور انٹرنیشنل اسٹیبلشمنٹ ایک دوسرے کے خلاف صف آرا تھے۔ پاکستانی اسٹیبلشمنٹ کامیاب ہوئی اور عمران خان وزیر اعظم بن گئے۔

عمران خان کے دورِ حکومت میں کچھ اچھے اور مثبت کام بھی ہوئے اُن کی حکومت نے کرونا وائرس سے نمٹنے کے لیے اچھی پالیسی بنائی۔ شدید تنقید کے باوجود مکمل لاک ڈاؤن سے انکار کر دیا اور کووڈ رسپانس کے حوالے سے حکومتی ماڈل دنیا میں تیسرا بہترین ماڈل تھا۔ ستمبر 2020ء میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے عمران خان نے یادگار تقریر کی جس میں اسلاموفوبیا پر کھل کر بات کی۔ علاوہ ازیں واشگاف الفاظ میں کہا کہ حضور ﷺ کی ذات کے تقدس سے بڑھ کر دنیا میں ہمارے لیے کچھ نہیں۔ اُنھوں نے اقوامِ متحدہ میں ہولوکاسٹ کا ذکر جرأت مندانہ انداز میں کیا۔ بالاکوٹ میں بھارت کی نام نہاد ائیر سٹرائیک کا پول کھولا اور اپنی مرضی کے وقت اور مقام کا انتخاب کر کے بھارتی فضائیہ کو دندان شکن جواب دیا۔ جبکہ 10 اگست 1999ء کو بھارتی فضائیہ نے ہماری نیوی کا ایک جہاز تباہ کر دیا تھا جس میں 16 فوجی شہید ہو گئے تھے اور ہم نے کوئی جوابی کارروائی نہیں کی تھی اور صرف عالمی عدالت میں مقدمہ دائر کرنے کی کوشش کی تھی جو بھارت نے عدالت کی Jurisdiction قبول نہ کر کے ناکام بنادی۔ لیکن جب 2017ء میں بھارت کلبھوشن یادیو کے حوالے سے عالمی عدالت میں گیا تو ہم نے عالمی عدالت کی Jurisdiction قبول کر لی اور آج تک بھگت رہے ہیں۔ بیرونِ ملک سے ترسیلات زر میں اضافہ ہوا۔ بیرونِ ملک پاکستانیوں کو ووٹ کا حق دیا گیا۔ یہ کام کئی دہائیاں پہلے ہونا چاہیے تھا۔ خواتین کے حق وراثت کا قانون جو پہلے موجود تھا اُسے تیز تر کرنے کی عملی طور پر کوشش کی گئی۔ رحمۃ اللعالمین ﷺ اتھارٹی حال ہی میں قائم کی گئی جو اچھے کام کی بنیاد ہے۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ یہ کس طرح کام کرتی ہے۔ یکساں نصابِ تعلیم ایک بڑا مشکل کام تھا آغاز میں خاص طور پر علماء کی طرف سے بڑے خدشات کا اظہار کیا گیا، لیکن اب خاموشی طاری ہوچکی ہے جو نیم رضامندی ظاہر کرتی ہے، لیکن اگر یہ پوچھا جائے کہ عمران کے دورِ حکومت میں سب سے بڑا کون سا معرکہ سر کر گیا تو ہماری رائے میں خارجہ پالیسی میں امریکہ کو یہ بتانا کہ ہم تمہارے دوست ہیں غلام نہیں۔ اڈوں کے حوالے سے Absolutely Not کہنا۔ سی آئی اے چیف، امریکی نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کا انکار اور اہم ترین یہ کہ ”سمٹ فار ڈیموکریسی کانفرنس“ میں امریکی دعوت نامہ کو رد کر دینا تھا۔

اب ہم چاہیں گے کہ قارئین پر واضح کریں کہ ہم نے تینوں سیاسی قومی ہیروز کے مثبت اور منفی نکات پاکستان کے سیاسی عدم استحکام کے حوالے سے کیوں عرض کیے ہیں۔ غور کریں تینوں ہیروز کے منفی کاموں کی فہرست طویل اور حالات پر زیادہ اثر انداز ہونے والی ہے۔ پہلے دو نے سیاست دان بننے کے لیے اور آخری نے وزیر اعظم بننے کے لیے فوج کے کندھوں کو استعمال کیا اور پھر تینوں نے وزیر اعظم بن کر فوج سے اُلجھنا چاہا اور اُسے نیچا دکھانے کی کوشش کی۔ سول بالادستی کی بات سیاست دان کی زبان سے تب جچتی اگر وہ اپنے زور بازو پر اقتدار حاصل کر سکتے۔ یا یہ کہ فریق ثانی کا اتنا ظرف ہوتا کہ وہ اُنھیں اقتدار خود سونپ کر اُن کے ماتحت کام کرنے پر خوش دلی سے اور سنجیدگی سے عمل کرتے۔ حقیقت یہ ہے کہ اِن ہیروز اور عسکری قیادتوں نے ملکی اور قومی مفاد کی بجائے اپنی ذات اور انا کو ترجیح دی جس سے پاکستان میں سیاسی عدم استحکام پیدا ہوتا رہا۔

آج کی عارضی مشقت کل کی دائمی راحت

(سورہ الرحمٰن کی آیات 46 تا 55 کی روشنی میں)

جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ حفظہ اللہ کے 3 دسمبر 2021ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

آج ہم سورۃ الرحمن کی آیت 46 سے مطالعہ کا آغاز کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾﴾ ''اور جو کوئی اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اُس کے لیے دو جنتیں ہیں۔''

اس خوف الٰہی ،کل کی پیشی اور کل کے محاسبے کے حوالے سے کچھ کلام پچھلی نشست میں ہوا تھا۔اب اہلِ جنت کا ذکر آ رہا ہے۔ جو اس دنیا میں کل کے حساب سے ، اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتے رہے ان کے لیے یہاں دو جنتوں کا ذکر آیا۔ اس دن کو پیش نظر رکھنے کے لیے ہم نماز کی ہر رکعت میں یہ اقرار کرتے ہیں:

﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝﴾ ''(وہ اللہ) جزا و سزا کے دن کا مالک و مختار ہے۔''

آخرت کا عقیدہ انسان کے کردار، اس کے اعمال، اس کے رویوں پر بہت بڑا گہرا اثر ڈالتا ہے۔ جو شخص آخرت کو مانتا ہو اور جو نہ مانتا ہو ان دونوں کے رویوں، اعمال، کردار میں زمین و آسمان کا فرق ہوگا۔ ہم الحمدللہ مسلمان ہیں، یقین تو ہے کہ موت آنی ہے، موت کے بعد برزخ کی زندگی ہے، اس کے بعد حشر کا میدان بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے اعمال کی جوابدہی بھی ہوگی لیکن ان سب باتوں پر ہمیں کتنا یقین ہے؟ ۔۔۔ زبانی اقرار سے آگے بڑھ کر عمل سے اس کی تصدیق کتنی ہے؟ ایمان مجمل میں ہم بچپن سے پڑھتے آئے ہیں:

اقرار باللسان و تصدیق بالقلب

یہ عقیدہ اگر مضبوط ہے تو عمل اس کی گواہی پیش کرتا ہے، اگر عمل میں بگاڑ ہے تو دعویٰ کرنے والے سے کہا جائے گا کہ اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرے یا اپنے دعوے پر دوبارہ غور کرے۔ دعویٰ ہے کہ موت آنی ہے، موت کے بعد زندگی ہے، دعویٰ ہے کہ کل اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے تو کیا عمل اس کا ثبوت پیش کر رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آخرت کا یقین عطا فرمائے۔ یہاں ذکر ہے:

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿٤٦﴾﴾ (الرحمٰن)

''اور جو کوئی اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرتا رہا اُس کے لیے دو جنتیں ہیں۔''

مرتب: ابو ابراهیم

یہاں مجموعی اعتبار سے بتایا جا رہا ہے کہ جو اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرتا رہا اس کے لیے دو باغات ہیں۔ ان باغات کی مختلف اعتبارات سے تشریحات کی گئیں۔ کچھ احادیث مبارکہ میں بھی ذکر ہے اور کچھ اسی کے نتیجے میں اہل علم نے تشریحات کیں۔ اللہ کے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے ایک ارشاد نقل ہوا کہ وہ باغ جس میں برتن سونے کے ہوں گے اور ہر چیز سونے کی ہوگی اور وہ باغ بھی جس میں برتن اور دیگر اشیاء چاندی کی ہوں گی۔ ایک رائے یہ بھی آئی کہ اس سورت میں چونکہ جنات اور انسان دونوں مخاطب ہیں اس لیے ان دونوں کے لیے الگ الگ جنتیں ہوں گی جن میں ان کے متقین لوگ جائیں گے۔ ایک رائے یہ بھی بیان کی گئی کہ ہر جنتی کے لیے دو دو جنتیں ہوں گی۔ ایک جنت وہ ہوگی جہاں اس کی رہائش ہوگی اور دوسری اس کی تفریح گاہ ہوگی، جہاں اس سے جنتی لوگ ملنے آئیں گے اور محفلیں سجیں گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم!

بہر حال ہمارے لیے جنت کی وسعتوں کا تصور کرنا ممکن نہیں ہے۔ صحیح بخاری میں حدیث قدسی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جنت میں اپنے نیک لوگوں کے لیے وہ کچھ تیار کر رکھا ہے جو نہ کسی آنکھ نے کبھی دیکھا اور نہ کسی کان نے کبھی اس کے بارے میں سنا اور نہ کبھی کسی کے دل میں اس کا خیال بھی آیا ہوگا۔ وہاں تو ایک خیمہ بھی 60 میل کا ہوگا اور ہر جنتی کے نجانے کتنے خیمے ہوں گے اور پھر پوری جنت کا عالم کیا ہوگا یہ تصور کرنا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے۔ البتہ یہ ترغیب اور تشویق ہمیں دلائی گئی ہے تاکہ شوق پیدا ہو، بندہ محنت کرے اور اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کرے۔ آگے ارشاد ہوا:

﴿فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٧﴾﴾ (الرحمٰن) ''تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں اور قدرتوں کا انکار کرو گے؟''

جھٹلانے والے تو جھٹلا رہے ہیں، کچھ تو وہ ہیں جو اللہ کو ہی نہیں مانتے معاذ اللہ! جنت و جہنم اور آخرت تو بعد کی بات ہے۔ وہ لاکھ منکر بنے رہیں مگر اللہ کا وعدہ سچا ہے اور وہ لوگ جو اس دنیا میں رب سے ڈرتے رہے ان کے لیے جنت میں باغات ہیں۔ لہٰذا ایسے متقی لوگوں کو مطمئن رہنا چاہیے اور اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ آگے ارشاد ہوا:

﴿ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ﴿٤٨﴾﴾ (الرحمٰن) ''دونوں بہت سی شاخوں والی ہوں گی۔''

﴿فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٩﴾﴾ (الرحمٰن) ''تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں اور قدرتوں کا انکار

کرو گے؟''

جنت کے درختوں کی شاخوں کی طرف اشارہ ہے۔ جنت میں نہ سردی ہوگی نہ گرمی، عمدہ باغات اور ان کی شاخیں جنت کی زیب و زینت کے لیے ہوں گے۔ سورہ الدھر میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جنتی کو بادشاہ بنائے گا۔ یعنی ہر جنتی کی اپنی جنت میں بادشاہت قائم ہوگی اور اس کو وہ تمام سہولتیں اور نعمتیں میسر ہوں گی جو جنت کے بادشاہوں کی شان و شوکت کی متقاضی ہوتی ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک درخت اتنا طویل ہوگا کہ جس کے سائے میں ایک سوار سو برس بھی چلتا رہے تو وہ سایہ ختم نہیں ہوگا۔ یہ ایک درخت کا عالم ہے۔ جب وہاں سینکڑوں اور ہزاروں درخت ایک ایک جنتی کی جنت میں ہوں گے تو اس کی وسعتوں کا عالم کیا ہوگا۔ جنت کی نعمتوں کا تصور ہم اس دنیا میں کر ہی نہیں سکتے۔ یہ تو ترغیب و تشویق، ذوق و شوق اور یقین پیدا کرنے کے لیے اشارے ہیں۔ اللہ ہمیں یقین عطا فرمائے۔ آمین

آگے ارشاد ہوا:

﴿فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ۝۵۰﴾ (الرحمٰن) ''ان دونوں میں دو چشمے بہہ رہے ہوں گے۔''

﴿فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۱﴾ (الرحمٰن) ''تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں اور قدرتوں کا انکار کرو گے؟''

یہاں دو چشموں کا ذکر آ رہا ہے۔ اس حوالے سے بھی مختلف آراء ہیں۔ ایک یہ کہ جنات اور انسانوں کے لیے الگ الگ جنتیں ہوں گی اور ان میں الگ الگ چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ یہ بھی کہ ہر جنتی کی دونوں جنتوں میں الگ الگ چشمے بہہ رہے ہوں گے۔ واللہ تعالیٰ اعلم! قرآن حکیم میں دیگر مقامات پر نہروں کا ذکر بھی آتا ہے اور وہاں کے فلیورز کا ذکر بھی کرتا ہے، خاص طور پر جو پاکیزہ مشروب اللہ عطا فرمائے گا۔ آگے فرمایا:

﴿فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ زَوْجٰنِ ۝۵۲﴾ (الرحمٰن) ''ان دونوں میں ہر قسم کے میوے ہوں گے جوڑوں کی شکل میں۔''

اس حوالے سے ایک رائے یہ بیان کی گئی ہے کہ ایک وہ پھل ہوں گے جن سے دنیا میں بندہ مانوس تھا کہ یہ سیب ہے، یہ کیلا ہے، یہ انار ہے۔ مگر ان کا ذائقہ اور معیار بہت اعلیٰ ہوگا۔ اس کے علاوہ جنت میں وہ پھل بھی ہوں گے جن کا تصور اس دنیا میں نہیں کیا جا سکتا۔ کہا جاتا ہے کہ دنیا میں ہماری زبان آٹھ سے دس ہزار قسم کے ذائقے چکھ کر ان میں فرق کر سکتی ہے۔ مفسرین نے رائے یہ بیان فرمائی کہ جنت میں ہر مرتبہ جو میوہ عطا ہوگا اس کا ذائقہ مختلف ہوگا۔ وہ اللہ جو علیٰ کل شیء قدیر ہے اس کے لیے یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔ فرمایا:

﴿فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۳﴾ (الرحمٰن) ''تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں اور قدرتوں کا انکار کرو گے؟''

﴿مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰي فُرُشٍۢ بَطَاۗىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ۭ﴾ ''وہ وہاں تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے ایسے بچھونوں پر جن کے استر گاڑھے ریشم کے ہوں گے۔''

سمجھنے کا نکتہ یہ ہے کہ یہاں ان نعمتوں کا ذکر ہو رہا ہے جن سے ہم واقف ہیں۔ لیکن جنت کی ان نعمتوں کا اصل تصور کیا ہے اس کو سمجھنا ہمارے لیے ممکن نہیں ہے۔ اس میں ایک اور نعمت کی طرف بھی اشارہ ہے کہ جنتی وہاں انتہائی سکون اور پُرمسرت ماحول میں ہوں گے۔ دنیا میں یہ لوگ حق پر ہونے کی وجہ سے ستائے گئے، ان کا آرام و سکون چھین لیا گیا، ان کی زندگی جیتے جی جہنم بنادی گئی لیکن وہاں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ان کے لیے سکون ہی سکون ہوگا اور راحت ہی راحت ہوگی۔ دنیا کا معاملہ یہ ہے کہ یہاں سچے مسلمان کے لیے راحت نہیں، یہاں اسے اپنے آرام و سکون کی قربانیاں دینی ہیں، اللہ کے دین کے لیے اپنے گھر بار کو چھوڑنا ہے، ایک سے بڑھ کر ایک آزمائش اس کی منتظر رہتی ہے، حزب الشیطان ہر وقت اس کا پیچھا کرتی

پریس ریلیز 17 دسمبر 2021ء

سعودی حکمران سیاسی اور معاشی مفادات کے لیے مقدس سرزمین پر خلافِ شریعت سرگرمیوں سے باز رہیں

شجاع الدین شیخ

سعودی حکمران سیاسی اور معاشی مفادات کے لیے مقدس سرزمین پر خلافِ شریعت سرگرمیوں سے باز رہیں۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ اُنھوں نے کہا کہ یہ صورتِ حال انتہائی تکلیف دہ اور اذیت ناک ہے کہ کچھ عرصہ سے عرب کی وہ سرزمین جہاں اللہ کا گھر اور مدینۃ النبیؐ ہے، وہاں سے سعودی حکمران خلاف شریعت صدائیں بلند کر رہے ہیں۔ اُنھوں نے کہا کہ ایسے میوزک فیسٹول منعقد کیے جا رہے ہیں جن میں مغربی تہذیب کی نقالی کرتے ہوئے شرم و حیا کا جنازہ نکال دیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ایسے شہر آباد کیے جا رہے ہیں جہاں لوگ ہر حوالے سے مادر پدر آزادی کا مظاہرہ کریں گے۔ اُنھوں نے کہا کہ عرب حکمران اگر یہ سمجھتے ہیں کہ مغربی تہذیب کو اپنا کر وہ یہود و نصاریٰ کو خوش کر لیں گے اور اِس طرح وہ اپنے اقتدار اور ملک کی سلامتی محفوظ رکھ سکیں گے تو یہ اُن کی بہت بڑی بھول ہوگی۔ عربوں کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیے کہ مغرب کے آقا اسرائیل کا اصل ہدف گریٹر اسرائیل کا قیام ہے اور وہ اپنا یہ ہدف حاصل کرنے کے لیے عربوں کے وسیع علاقہ پر قبضہ کرنے سے کبھی گریز نہیں کرے گا۔ اُنھوں نے عربوں کو متنبہ کیا کہ وہ غیر اسلامی سرگرمیوں سے اپنے ہاتھوں اپنی ہلاکت کا گڑھا کھودنے سے باز رہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کا تحفظ اور اس کی بقاء طاغوتی قوتوں کو خوش کرنے سے نہیں بلکہ دینِ اسلام پر عمل پیرا ہو کر اور اللہ کو راضی کرنے سے ہوگی۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ہے اور اسے رنج اور تکلیف پہنچانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی۔ کسی شاعر نے خوب کہا ؎

شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آساں سمجھتے ہیں مسلماں ہونا!

سچا مسلمان ہونا کوئی آسان کام نہیں۔ زندگی کے آخری لمحات تک اللہ کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے کا نام مسلمان ہونا ہے۔ جیسے فرمایا:

﴿وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝۱۰۲﴾ (آل عمران: 102) ''اور تمہیں ہرگز موت نہ آنے پائے مگر فرمانبرداری کی حالت میں۔''

ایک اور جگہ فرمایا:

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۝۹۹﴾ (الحجر: 99) ''اور اپنے رب کی بندگی میں لگے رہیں یہاں تک کہ یقینی شے وقوع پذیر ہو جائے۔''

مسلمان کے ذمے وہ فریضہ ہے جس میں چھٹی کا تصور ہی نہیں۔ دنیا میں اسے مسلسل اپنے آپ کو اللہ کی اطاعت میں کھپائے رکھنا ہے۔ مسلسل محنت، کوشش اور مشقتیں مسلمان کی زندگی کا حصہ ہیں۔ دنیا کی اس عارضی زندگی میں جب ایک سچا مسلمان رب کے سامنے کھڑا ہونے کے خوف سے مسلسل مشقتیں اُٹھاتا ہے، اپنا آرام و سکون قربان کر دیتا ہے لیکن آخرت کی دائمی زندگی میں یہ ہمیشہ کے لیے جنت کی نعمتوں سے لطف اُٹھائے گا اور اس کا سکون اور آرام کبھی ختم نہیں ہوگا اور نہ ہی اس میں کوئی خلل آئے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ایک بندہ اللہ کے سامنے پیش کیا جائے گا، وہ دنیا میں فرمانبردار بن کر رہا، اس نے اللہ کے دین کے لیے بڑی محنتیں کیں، مشقتیں اور تکالیف اُٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم دے گا کہ اس بندے کو لے جاؤ جنت میں ایک غوطہ لگوا کے اسے نکال لاؤ۔ فرشتہ حکم کی تعمیل کرے گا۔ ایک غوطہ دے کر نکال لائے گا۔ بندہ اللہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرمائے گا: اے میرے بندے! دنیا میں کوئی تکلیف تو نہیں دیکھی؟ کوئی مشقت تو نہیں جھیلی؟ کوئی پریشانی تجھے آئی؟ کہے گا: اللہ تیری ذات کی قسم! کوئی تکلیف نہیں دیکھی، کوئی پریشانی اور کوئی مصیبت نہیں آئی۔

یہاں دنیا میں گناہوں سے بچنے کے لیے بھی محنت ہے اور نیک اعمال کرنے میں بھی مشقت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کچھ احکام پر عمل کرنے میں مشقتیں آتی ہیں، تبھی صبر کا ذکر بار بار قرآن کریم میں آتا ہے۔ آج ہم سردی میں بیٹھے ہیں، نرم بستر چھوڑنا پڑے گا فجر میں اٹھنے کے لیے۔ اگر گرم پانی نہیں ہے تو ٹھنڈے سے وضو کرنا پڑے گا۔ رمضان شریف کے روزے چاہے گرمی میں ہیں تو رکھنے پڑیں گے۔ مشقت ہے تو جھیلنی پڑے گی۔ اور احکامات ہیں کہ شراب سے، جوئے سے بچنا ہے۔ سود سے بچنا ہے۔ بے حیائی سے بچنا ہے۔ اگر دنیا کرتی ہے تو یہ دلیل نہیں ہے کہ ہم بھی کریں۔ ہم نے بحیثیت مسلمان ان حرام چیزوں سے بچنا ہے۔ اس کے مقابلے میں ہم نے اللہ کے دین کی دعوت کا کام کرنا ہے۔ اس کے لیے اپنا وقت صرف کرنا ہے، اللہ کے دین کے غلبے کی جدوجہد کے لیے گھر سے باہر نکلنا پڑے گا۔ گھر کے آرام و سکون کو چھوڑنا پڑے گا، شاید اپنے کیریئر کی قربانی دینی پڑے، اللہ کے رسول ﷺ کے پیارے صحابہؓ نے کھڑی اور تیار فصل تبوک کے موقع پر چھوڑی ہے یا نہیں چھوڑی؟ لٹکتی کھجوریں چھوڑی ہیں۔ نہ اتارو تو شاید ضائع ہو جائیں لیکن اللہ کے دین کی خاطر چھوڑی ہیں۔ یہ سب قربانیاں، تکالیف اور مشقتیں جھیلنے کے بعد جب جنت کا ایک غوطہ ہی لے گا تو انسان سب تکالیف بھول جائے گا اور کہے گا۔ اے اللہ! تیری ذات کی قسم، دنیا میں جیسے میں نے کوئی تکلیف دیکھی ہی نہیں۔

بہر حال دنیا کی زندگی عارضی ہے اور آخرت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ یہ دنیا کی مشقتیں اور تکالیف عارضی ہیں۔ یہاں چند سالہ زندگی ہے اور مسلمان کا کام یہاں مسلسل اللہ کی بندگی اختیار کرنا ہے۔ جس کے لیے قرآن مجید میں جامع ترین لفظ ''جہاد فی سبیل اللہ'' ہے۔ اللہ کی بندگی کے لیے محنت، اللہ کی بندگی کی دعوت دینے کے لیے محنت، اللہ کی بندگی پر مبنی نظام کو قائم کرنے کے لیے محنت۔ یہ مستقل محنت ہے۔ یہ چند سالہ عارضی زندگی کی محنت ہے جبکہ جنت میں ہمیشہ کے لیے راحت ہی راحت ہے۔ یہاں اللہ کے دین کے لیے قربانیاں پیش کرنے والے، شہادتیں پیش کرنے والے، اپنا وقت اور مال خرچ کرنے والے وہاں آرام دہ ماحول اور پرسکون جنتوں میں اپنے تخت پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ قالین بچھے ہوئے ہوں گے۔ پاکیزہ مشروبات کے جام چھلکتے ہوں گے، جنت کی حوریں اور خادمین اُن کے ایک اشارہ پر ہر نعمت ان کے سامنے لا کر پیش کریں گے۔ سورۃ الدھر میں ہے کہ خوبصورت نوجوان لڑکے ان کو جام پیش کر رہے ہوں گے۔ وہ پاکیزہ مشروب ہوں گے، ان کے فلیورز مختلف ہوں گے۔ اللہ اکبر کبیرا۔ سبحان اللہ! اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: یہ سارا کچھ کھانے کے بعد ہلکی سی خوشبو والی ڈکار آئے گی، کوئی ہضم کرنے کا ایشو نہیں ہے۔ یہ سب اللہ کی جنتوں کا حال ہے۔ مگر اس کے لیے اس دنیا میں قربانیاں دینی پڑیں گی۔ ارشاد ہوتا ہے:

''اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کرتے رہیں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجیے جب کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ ہی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ (البقرہ: 155،156)

مسلمانوں کو اللہ کے دین کے لیے ان تمام آزمائشوں سے گزرنا پڑے گا، مگر جب وہ جنت میں جائیں گے تو اس کی ایک جھلک دیکھ لینے کے بعد اس دنیا کی تمام تکالیف ہمیشہ کے لیے بھول جائیں گے۔ اللہ یقین عطا فرمائے۔ ہمارے رب نے یہ سب کچھ ہمارے لیے تیار کیا ہے، مسئلہ ہمارا ہے کہ ہمارا یقین ہے یا نہیں۔ دنیا کے اندر گناہوں کی لذتیں، دنیا میں دین کو فراموش کر کے تھوڑا بہت پیسہ اور کچھ مزے اڑا لینا، یہ لذت عارضی ہے اور جہنم کی تکلیفیں اور عذاب دائمی ہیں۔ آج رب کو مان کر، رب کی ماننا اور اس میں لگ جانا، اس میں مشقت ہے اور کل اس کی جو راحتیں ہیں وہ دائمی ہیں۔ سبحان اللہ! فرمایا:

﴿وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝۵۴﴾ ''اور دونوں جنتوں کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے۔''

﴿فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝۵۵﴾ ''تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں اور قدرتوں کا انکار کرو گے؟''

جنت کے پھل دار درختوں کی شاخیں اس قدر جھکی ہوئی ہوں گی کہ جب چاہیں جنتی ہاتھ بڑھا کر اپنی پسند کا پھل توڑ لیں گے، یعنی وہاں معمولی مشقت بھی نہیں کرنا پڑے گی۔ مفسرین نے یہاں تک لکھا کہ جنتی اپنے تختوں پر بیٹھے ہوئے بھی ہاتھ بڑھا کر اپنی مرضی کے پھل درختوں سے توڑ لیں گے اور لیٹے لیٹے بھی لے سکیں گے۔ یعنی وہاں کوئی مشقت نہیں کرنی پڑے گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آخرت کا یقین عطا فرمائے۔

14 حضورِ رسالت ــ 9 ــ (IV)

چہ گویم زاں فقیرے دردمندے
مسلمانے بہ گوہر ارجمندے
خدا ایں سخت جاں را یار بادا
کہ افتاد است از بامِ بلندے!

ترجمہ میں اس درد رکھنے والے فقیر (مسلمان) کے بارے میں کیا کہوں اس مسلمان کی ذات کا گوہر بڑا قیمتی ہے۔ خدا اس سخت جاں کا مددگار ہو جو بہت بلند چھت (عروج) سے (پستی میں) گرا ہے۔

تشریح مغربی استعمار کے گماشتے تاجروں کے روپ میں آئے مسلمانوں سے مراعات لیں تجارت کو پھیلایا جہانگیر کے عہد میں درآمدی ٹیکس معاف کرا کے اپنی سرشت اور ابلیسی ذہنیت کے عین مطابق ❶ اسلحہ جمع کیا۔ یہود نے ہندو کو ساتھ ملایا تو گزشتہ دو صدیوں میں مسلم انڈیا کو جہنم زار بنا دیا۔ مسلمان اب نسلوں سے غلام ہیں یہ غلامی بنی اسرائیل کی فرعون کی غلامی سے کہیں بدتر ہے کہ اس کے پیچھے خدا شناس اور وحی شناس بگڑا ہوا طبقہ بنی اسرائیل موجود ہے اسی لیے یہ شیطانی اور ابلیسی استعمار ہے اور دین دشمن ہے۔

شاعر کہتا ہے میں اس بلندی و عروج سے گری ہوئی قوم کا نمائندہ اور ترجمان ہوں دردمند دل رکھتا ہوں۔ اس مسلمان کا دل جوامت کے لیے تڑپ رہا ہے بڑا قیمتی اور لائق تحسین و داد ہے۔ اے اللہ! اس سخت جان شاعر کو مسلمان قوم کے لیے کام کرنے کی داد دے کہ یہ قوم عروج سے زوال میں گر چکی ہے اور زخم خوردہ ہے اور اپنی غلطیوں پر تائب اور نالاں ہے۔

؎ اُٹھ کہ اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے ❷

؎ عطا مومن کو پھر درگاہِ حق سے ہونے والا ہے
شکوہِ ترکمانی ذہن ہندی نطق اعرابی ❸

❶ سَمِّنْ كَلْبَكَ يَأْكُلْكَ ترجمہ: اپنے کتے کو پال کر موٹا کر کہ پھر وہ تجھ کو کھا جائے۔
❷ مشہور حدیث کی طرف اشارہ ہے یعنی دورِ غلامی کے لیے BEGINING OF THE END ہے اور اب اے مسلمان! اسلام کا دورِ عروج آنے والا ہے۔
❸ علامہ اقبال، نظم طلوعِ اسلام۔

حضورِ رسالت ــ 9 ــ (V)

چساں احوالِ او را بر لب آرم
تو می بینی نہان و آشکارم
ز رُودادِ دو صد سالش ہمیں بس
کہ دل چوں کُندۂ قصاب دارم!

ترجمہ میں اس کے احوال کو کس طرح زباں پر لاؤں کہ تو میری چھپی ہوئی اور ظاہری (باتوں) کو جانتا ہے۔ میں اس کی دو سو سالہ زندگی کے حال سے بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میں اپنا دل قصاب کے لکڑی کے اس موٹے ٹکڑے کی طرح رکھتا ہوں جس پر وہ قیمہ بناتا ہے۔ یعنی میرے دل پر مسلسل چرکے لگ رہے ہیں۔

تشریح اے میرے محبوب حضرت محمد ﷺ! میں اُمت مسلمہ کے اس بدنصیب حصے (جو جنوبی ایشیا میں ہے ہندی مسلمان کہلاتا ہے اور آج ابلیسی، انسان دشمن، خدا بےزار، وحی بےزار اور ماحول دشمن سیکولر اور لبرل ہے۔ فرعون نما ظالم حکمران استعمار کی سنگینیوں کی نوک پر ہے اور غلام ہے۔ یونانی اصنام پرستی اور رومی ظالمانہ قانون کا وارث بنتا ہے) کا کیا حال سناؤں تجھ پر اپنی اُمت کے پوشیدہ و ظاہر اجتماعی معاملات آشکار ہیں ★ گزشتہ دو صدیوں کی روح فرسا غلامی کی داستان بڑی درد انگیز ہے اور ہوش رُبا ہے کہ ہندو اور مغربی استعمار باہم مل کر مسلمان کے خون کی ارزانی پر رقصاں و نازاں ہیں۔

ان دو صدیوں کی غلامی میں ہم مسلمان کہاں سے کہاں پہنچے ہیں کہ مسلسل ظلم و جبر و اِکراہ سے گزرے ہیں اور آج میرا دل قصاب کی قیمہ بنانے کی لکڑی کی طرح زخم خوردہ ہے اور اس مغربی ظالم استعمار کی چیرہ دستیوں کی .... گواہ اور شاہد ہے کہ سب کچھ بیان سے باہر ہے۔ علامہ اقبال خود ہی فرماتے ہیں: ؎

دل توڑ گئی ان کا دو صدیوں کی غلامی ۔۔۔ دارو کوئی سوچ ان کی پریشاں نظری کا

★ نبی ﷺ نے فرمایا: ((حَيَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُحَدِّثُونَ وَنُحَدِّثُ لَكُمْ، وَوَفَاتِي خَيْرٌ لَكُمْ تُعْرَضُ عَلَيَّ أَعْمَالُكُمْ فَمَا رَأَيْتُ مِنْ خَيْرٍ حَمِدْتُ اللّٰهَ عَلَيْهِ، وَمَا رَأَيْتُ مِنْ شَرٍّ اسْتَغْفَرْتُ اللّٰهَ لَكُمْ)) (مسند بزار، عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)
''میرے زندہ رہنے میں تمہارے لیے خیر ہے کہ تم ہم سے باتیں کرتے ہو اور ہم تم سے باتیں کرتے ہیں اور میرے وفات پا جانے میں (بھی) تمہارے لیے خیر ہے۔ مجھ پر تمہارے اعمال پیش کیے جائیں گے پھر میں جو خیر دیکھوں گا اس پر اللہ کا شکر ادا کروں گا اور جو برائی دیکھوں گا تو میں تمہارے لیے اللہ سے مغفرت طلب کروں گا''۔

ریاستِ مدینہ کی بات بھی ہو رہی ہے اور رحمۃ للعالمین اتھارٹی بنانے کی بات بھی ہو رہی ہے۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کو حقیقتاً اتھارٹی مان کر ریاستِ مدینہ کے زریں اصولوں پر نظام استوار ہوگا تو ان شاء اللہ بہتری آئے گی: شجاع الدین شیخ

پاکستان پچاس سالوں میں دیکھ چکا ہے کہ امریکہ کی طرف جھکاؤ کر کے نقصان ہی رہتا ہے: رضاء الحق

اگر ہماری معیشت کی بنیادیں ٹھیک ہوں تو ہمیں IMF کے پاس نہیں جانا پڑے گا: حسن صدیق

مہنگائی کے طوفان کا ذمہ دار کون؟ کے موضوع پر

حالاتِ حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہارِ خیال

میزبان: ڈاکٹر حبیب اسلم

سوال: پاکستان میں مہنگائی کی کیا وجوہات ہیں اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟

حسن صدیق: پاکستان کے موجودہ معاشی سال کے دوران مہنگائی اور تجارتی و کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ بہت بڑھا ہے۔ پاکستان کے تجارتی خسارے کے حوالے سے بہت خوفناک قسم کے اعداد و شمار آ رہے ہیں اور تمام ریکارڈز ٹوٹ رہے ہیں کیونکہ صرف نومبر کے مہینے میں تقریباً 5 ارب ڈالر کا تجارتی خسارہ ہوا ہے جو ہماری ریکارڈ ایکسپورٹ ہونے کے باوجود ہوا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ہماری امپورٹس بہت زیادہ بڑھی ہیں۔ اسی طرح مہنگائی میں اضافہ بھی مسلسل دس فیصد سے اوپر ہی جا رہا ہے۔ اتنا تسلسل پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ اس کی 60 فیصد وجہ عالمی قیمتوں میں اضافہ ہے۔ کورونا کے بعد دنیا میں تمام اشیاء بالخصوص تیل بہت مہنگا ہوا۔ مہنگائی کی باقی 40 فیصد وجہ لوکل ڈیمانڈ میں اضافہ ہے۔ حکومت کا موقف ہے کہ ایکسپورٹ کے لیے مشینری بہت زیادہ درآمد ہو رہی ہے کیونکہ نئی فیکٹریز لگ رہی ہیں۔ حکومت کا فوکس میکرو اکنامکس پہ ہی لگ رہا ہے کیونکہ وہ بنیادی چیزوں کو ایڈریس کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس کی وجہ سے فطری طور پر عام طبقہ پر اثر پڑ رہا ہے۔ سٹیٹ بینک کے ڈپٹی گورنر مرتضیٰ سعید نے اپنے ایک کالم میں لکھا ہے کہ پاکستان کے معاشی بحران سے نہ نکلنے کی تین وجوہات ہیں۔ 1۔ مانیٹرنگ پالیسی کا رسپانس لیٹ آیا تھا۔ مانیٹری پالیسی وہ ہوتی ہے جو سٹیٹ بینک کی شرح سود کا فیصلہ کرتی ہے۔ 2۔ فارن ایکسچینج گر کر سات ارب ڈالر تک پہنچ گئے تھے جس سے ہمارا کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ تقریباً تین گنا زیادہ تھا۔ 3۔ آرٹیفشلی ایکسچینج ریٹ کو روکا ہوا تھا۔ سٹیٹ بینک کے مطابق یہ تینوں چیزیں اس دفعہ کور کی گئی ہیں۔ ایکسچینج ریٹ کے حوالے سے ہم نے روپے کو فری چھوڑا ہوا ہے۔ دوسرا فارن ایکسچینج کو ہم نیچے نہیں جانے دے رہے جس طرح سعودی عرب سے بھی امداد آئی ہے اور آئی

مرتب: محمد رفیق چودھری

ایم ایف سے ڈالرز کی بھی منظوری ہوگئی ہے۔ پھر مانیٹری پالیسی کے تحت سود کی شرح بڑھائی ہے۔ دنیا میں اس پر بحث چل رہی ہے کہ جہاں مہنگائی ہوتی ہے وہاں انٹرسٹ ریٹ بڑھانا فائدہ مند ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ نوے فیصد اکانومسٹ کہتے ہیں کہ جہاں مہنگائی ہو رہی ہو تو انٹرسٹ ریٹ بڑھا دیں۔ اگر انٹرسٹ ریٹ بڑھائیں گے تو لوگ پیسوں کو روک لیں گے۔ اس طرح ڈیمانڈ کم ہو جائے گی اور پھر مہنگائی کم ہوگی۔ ترکی میں پہلے انٹرسٹ ریٹ سولہ فیصد تھا انہوں نے کم کر کے پندرہ فیصد کر دیا ہے جس پر اردگان کو شدید تنقید کا سامنا ہے۔ وہاں اپوزیشن، ماہرین معاشیات اور میڈیا اُن پر شدید ترین تنقید کر رہا ہے کیونکہ ترکی کی اکانومی بھی تباہی کے دہانے پر ہے۔ پچھلے دو سال میں وہ سنٹرل بینک کے تین چیف تبدیل کر چکے ہیں۔ اردگان کہتے ہیں کہ میں آہستہ آہستہ انٹرسٹ ریٹ کو ختم کرنا چاہتا ہوں اور ہم چائنہ کا ماڈل فالو کرنا چاہتے ہیں۔ وہ انڈسٹریلسٹ کو شرح سود میں مزید رعایت دے رہے ہیں۔ وقتی طور پر ان کی عوام بالکل خوش نہیں ہے کیونکہ ان کی کرنسی بہت زیادہ ڈی ویلیو ہو رہی ہے۔ پاکستان میں انٹرسٹ ریٹ 8.5 ہے جبکہ ترکی میں 15 فیصد ہے لیکن مانیٹری پالیسی کے ماہرین کے مطابق ترکی میں اس سے بھی بہت زیادہ انٹرسٹ ریٹ ہونا چاہیے۔ ہمارے ماہرین بھی کہتے ہیں کہ اگر ہم انٹرسٹ ریٹ نہ بڑھاتے تو ہماری کرنسی بہت زیادہ ڈی ویلیو ہو جاتی اور اس سے مہنگائی بڑھ جاتی۔ یہ محض معروضی حالات کی بنیاد پر تجزیہ ہے ورنہ ہم سب جانتے ہیں کہ سود حرام مطلق ہے۔

سوال: عالمی معاشی نظام کسی ملک کی معیشت پر کس قدر اثر انداز ہوتا ہے؟

رضاء الحق: کسی زمانے میں کلاسیکل اور نیو کلاسیکل تھیوری دنیا میں چلتی تھی۔ اس کے بعد معیشت کا کینزین ماڈل آیا۔ پھر 1970ء کے بعد سونا کی پشت پناہی پر کھڑی کرنسی ختم ہوئی اور پھر پیٹرو ڈالر آیا تو پھر دنیا میں مانو ٹرسٹ تھیوری والوں کی اکانومی سامنے آئی جس کے ماہرین معاشیات نے پیسے کی سپلائی کی بنیاد پر تین بڑی چیزوں کو معیشت کے بڑی انڈیکیٹرز قرار دیا۔ اس وقت سے آج تک وہی تجزیہ ہمیں بتاتا ہے کہ معیشت اچھی ہے یا بری ہے۔ یہ اب سرمایہ دارانہ ماڈل ہے۔ ہم اس سرمایہ دارانہ نظام سے قطعاً متفق نہیں لیکن اس وقت ساری دنیا میں بالفعل وہی چل رہا ہے۔ چاہے کوئی ملک کہے کہ میرے پاس اسلامک بینکنگ موجود ہے لیکن ماڈل آف اکنامک کیپٹلزم کی بنیاد پر ہی چل رہا ہوتا ہے۔ وہ تین انڈیکٹرز یہ ہیں۔ (1)۔ انٹرسٹ ریٹ (2)۔ ایکسچینج ریٹ (3)۔ انفلیشن۔ یہ تینوں چیزیں ایک دوسرے

کے ساتھ نتھی ہیں اور ایک دوسرے پر اثر انداز بھی ہوتی ہیں۔ عمومی طور پر اگر انٹرسٹ ریٹ کم ہو جائے تو انفلیشن زیادہ ہو جائے گی کیونکہ پیسے کی گردش زیادہ ہو جائے گی۔ اگر انٹرسٹ ریٹ زیادہ ہو جائے تو انفلیشن کم ہونی چاہیے۔ اس میں دو مشکلات ہمیں نظر آتی ہیں۔ ایک یہ کہ سارے ماہرین اتفاق نہیں کرتے کہ ایک چیز کو تبدیل کرنے سے اس کا اثر دوسری چیز پر پڑے گا یا نہیں پڑے گا اور اگر پڑے گا تو کسی انداز میں پڑے گا۔ کیونکہ کئی مرتبہ اثر پڑتا ہے اور کئی مرتبہ نہیں پڑتا۔ کئی مرتبہ اس کا نتیجہ غیر متوقع ہوتا ہے اور کئی مرتبہ external factors اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر امریکہ کے ساتھ تعلقات کو مدنظر رکھ کر ایک تصوراتی گراف بنایا جائے تو پتا چلتا ہے کہ جس ملک کے امریکہ کے ساتھ جتنے اچھے تعلقات ہیں اتنی ہی اس کی معیشت مضبوط ہے اور جتنے برے تعلقات ہیں اتنی ان کی اکانومی کمزور ہے۔ یعنی کہیں نہ کہیں دونوں کا تعلق ضرور ہے اور اس ترقی کا 'معاشیات' کے اصولوں سے کوئی تعلق نہیں۔ ان دونوں کے آپس میں statistical correlation ہیں۔ مثال کے طور پر آئی ایم ایف، ورلڈ بینک، اور دیگر بینکس، پھر معاہدات جیسے جی ایس پی پلس اور آزاد تجارتی معاہدات، پھر قرض دینے والے کلبز جیسے لندن کلب اور پیرس کلب جن سے ہم قرضہ لیتے ہیں ان سب پر بڑے ممالک یعنی امریکہ اور اس کے اتحادی اثر انداز ہوتے ہیں۔ لیکن پچھلے کچھ سالوں سے ایک دوسرا ابھرتا ہوا بلاک دنیا میں سامنے آ رہا ہے جس میں روس اور چین سرفہرست ہیں۔ اس بلاک نے بھی اپنی معاشی گیم شروع کر دی ہوئی ہے۔ سی پیک اور بی آر آئی چین کا بہت بڑا پراجیکٹ ہے۔ اس کے مقابلے میں یورپی یونین نے تقریباً ساڑھے تین سو بلین ڈالر کا ایک دوسرے پراجیکٹ کا پلان بنایا ہے جس کے تحت وہ دنیا میں اپنی تجارتی شاہراہیں بنائیں گے۔ یعنی وہ چین سے تجارتی شاہراہیں چھیننا چاہتے ہیں کیونکہ دنیا کی مارکیٹس میں مقابلہ ہے۔ حال ہی میں جمہوریت کانفرنس امریکہ میں ہوئی ہے جس کے حوالے سے امریکہ اور چین دونوں پاکستان کے بازو کھینچتے نظر آئے۔ کیونکہ چین کہہ رہا تھا کہ نہ جاؤ اور امریکہ کہہ رہا تھا کہ میرے پاس آؤ۔ مطلب یہ ہے ان کی اکانومی اتنی مضبوط ہے جس کی بنیاد پر وہ پاکستان کو مجبور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور جدید دنیا کی تشکیل ایسے ہوئی ہے کہ کوئی ملک بالکل غیر جانبدار نہیں رہ سکتا ہے۔ کسی نہ کسی گروپ کی طرف جھکنا پڑتا ہے۔ پاکستان پچاس سالوں میں دیکھ چکا ہے کہ امریکہ کی طرف جھکاؤ کر کے نقصان ہی رہتا ہے۔ چنانچہ اب کچھ عرصے سے پاکستان اور دوسرے علاقائی ممالک اپنے معاشی تعلقات چین کے ساتھ مضبوط کرنا چاہ رہے ہیں۔

حسن صدیق: اس میں کوئی شک نہیں کہ جن ملکوں کے مغرب سے اچھے تعلقات ہیں ان کی معیشت بہتری کی طرف جا رہی ہے۔ پچھلے دس بیس سالوں میں پاکستان اور ترکی کی اکانومی پیچھے جا رہی ہے، اسی طرح کا معاملہ ایران کا ہے۔ جبکہ مصر، انڈونیشیا وغیرہ کی اوپر جا رہی ہے کیونکہ وہ امریکہ کے دوست ممالک ہیں۔ ان حقائق کو دیکھیں تو بات واضح ہو جاتی ہے۔ عالمی پریشر تو لازماً ہوتا ہے۔ حال ہی میں سری لنکن منیجر کا افسوسناک واقعہ پیش آیا تو جاپان کے ایک اخبار نے خبر شائع کی کہ اس واقعہ کا خمیازہ پاکستان کی اکانومی کو اٹھانا پڑے گا۔ اسی طرح انڈیا کے اخبار نے ایسی ہی بات کہی کیونکہ ہائبرڈ وار کے ذریعے کسی ملک کی اکانومی کو آسانی سے گرایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ انڈیا کی کوشش ہے کہ پاکستان کے معاشی حالات مزید کمزور کیے جائیں۔

> غریب سے غریب آدمی بھی چائے کی پتی لینے جاتا ہے تو ٹیکس دیتا ہے، موبائیل پر لوڈ کرواتا ہے تو ٹیکس دیتا ہے۔ لیکن جن کو ٹیکس دینا چاہیے وہ نہیں دے رہے۔

سوال: ہماری معیشت کمزور سے کمزور ہو رہی ہے اس میں خارجی فیکٹرز اثر انداز ہوئے لیکن ہمارا اپنا اس میں کتنا کردار ہے؟

حسن صدیق: اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کی اپنی غلطیاں ہوتی ہیں جن کا دشمن فائدہ اٹھاتے ہیں۔ افغان جنگ کے خاتمے پر پاکستان پر عالمی پریشر بہت زیادہ تھا۔ اس کے باوجود پاکستان کے سامنے چین کا ماڈل موجود تھا لیکن ہم اس کے ساتھ تعلقات بہتر بنانے میں ناکام رہے۔ مغرب نے تو مکمل طور پر منہ موڑ لیا، اب چین کا ہی ہمیں سہارا تھا لیکن ہم چینی ماڈل سے بھی فائدہ نہیں اُٹھا رہے۔ مثال کے طور پر CPEC کا ایم ایل ون کا سب سے بڑا منصوبہ تھا اس پر ابھی تک کام کا آغاز نہیں ہو سکا۔ چین کے بینکوں کے ساتھ اس کے مالی ایشوز ہیں۔ اسی طرح حکومت بنیادی اصلاحات بالخصوص ٹیکس ریفارمز لانے میں ناکام ہوئی۔ بہتر اکانومی کے لیے ٹیکس کی ریشو جی ڈی پی کا تقریباً 16 سے 18 فیصد ہونا چاہیے۔ لیکن ہمارا دس گیارہ فیصد سے زیادہ نہیں ہے۔

سوال: حکومت دعویٰ کرتی ہے کہ ہم نے ٹیکس بہت اکٹھا کر لیا ہے اور عوام بھی واویلا مچا رہی ہے کہ حکومت ہم سے ٹیکس زیادہ لے رہی ہے اس کے باوجود ٹیکس کی ریشو اتنی کم کیوں ہے؟

حسن صدیق: ٹیکس کے مسائل کو بہتر کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ٹیکس کی ریشو آپ جتنی کم رکھیں گے ٹیکس collection اتنی زیادہ بڑھے گی۔ یہ باقاعدہ مضبوط اکنامک تھیوری ہے۔ خاص طور پر ہمارا جو جی ایس ٹی اور دوسرے ان ڈائریکٹ ٹیکسز ہیں ان کو جتنا آپ کم کریں گے آپ کے لیے collection اتنی زیادہ آسان ہوگی۔ یہ بہت ضروری ہے، آپ ایف بی آر کو ریفارم کریں، ٹیکس ریٹ کم کریں اور خاص طور پر ڈائریکٹ ٹیکس کو بڑھانا پڑے گا۔ جو مافیاز ٹیکس نہیں دیتے ان کو سخت سزائیں دینی پڑیں گی اور جو ٹیکس دیتے ہیں ان کو آپ کو facilitate کرنا پڑے گا کہ اگر وہ ٹیکس دیں تو ان کو سہولیات بھی ملیں۔ یہ کہا جاتا ہے کہ پاکستان کی عوام ٹیکس نہیں دیتی حالانکہ غریب سے غریب آدمی بھی چائے کی پتی لینے جاتا ہے تو ٹیکس دیتا ہے، موبائل پر لوڈ کرواتا ہے تو ٹیکس دیتا ہے۔ لیکن جن کو ٹیکس دینا چاہیے وہ نہیں دے رہے۔ یہاں تک کہ ان ڈائریکٹ ٹیکس بھی عوام سے تو لیا جاتا ہے لیکن اب اس کے لیے ٹریک اینڈ ٹریڈ سسٹم آ رہا ہے اور مشینیں لگائی جا رہی ہیں۔ ابھی وہ فی الحال بڑے سٹوروں پر ہو رہا ہے لیکن آہستہ آہستہ چھوٹے سٹوروں پر لگایا جائے گا لیکن اس میں بھی جب تک آپ درست پالیسی نہیں بنائیں گے اور مکمل عملدرآمد نہیں کریں گے تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

سوال: آئی ایم ایف کے پاس جانے کے لیے ہماری

حکومت پروگرام بنا رہی ہے۔ آئی ایم ایف سے کئی ممالک قرض لیتے ہیں کیا سب ممالک کا یہی حال ہوتا ہے جو پاکستان کا آئی ایم ایف کے پاس جانے پر ہوتا ہے؟

حسن صدیق: آئی ایم ایف سے قرض لینے کا مقصد صرف یہ نہیں ہے کہ آپ کے فارن ایکسچینج ریزرو بڑھ جائیں اور آپ کا بیلنس آف پیمنٹ کا ایشو حل ہو۔ پرائمری معاملہ تو یہی ہے۔ لیکن آئی ایم ایف کا جال دنیا میں اس طرح کام کرتا ہے کہ آپ کی جو دنیا کے ممالک سے باقی commitments ہوتی ہیں، آپ کی جو رینکنگز بنتی ہیں وہ ساری آئی ایم ایف کی منظوری کے ساتھ نتھی ہو جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر آپ نے اگر ایشین ڈویلپمنٹ بنک سے قرضہ لینا ہے تو وہ دیکھے گا کہ آئی ایم ایف آپ کے بارے میں کیا کہتا ہے۔ اسی طرح آپ کسی ملک سے کوئی تجارتی معاہدہ کرتے ہیں تو وہ آئی ایم ایف کی رپورٹس دیکھتے ہیں۔ اگر آئی ایم ایف کا اشارہ مثبت ہے تو اس کا مطلب ہے کہ ملک صحیح راستے پر چل رہا ہے۔ اسی لیے جب ہمارے وزیراعظم نے حکومت میں آنے سے پہلے بڑا سخت بیان دیا تھا کہ میں آئی ایم ایف کے پاس نہیں جاؤں گا لیکن بالآخر ان کو نہ صرف آئی ایم ایف کی طرف جانا پڑا بلکہ انہوں نے بعد میں کہا کہ مجھ سے غلطی ہوئی تھی، میں جلدی نہیں گیا۔ کہنے کا مطلب ہے کہ اس معاملے میں ہر ملک مجبور ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ہماری معیشت کی بنیادیں ٹھیک ہوں تو ہمیں نہیں جانا پڑے گا۔ ساؤتھ کوریا اور دوسرے کچھ ممالک نے اپنے آپ کو ٹھیک کیا اور آئی ایم ایف کے جال سے نکل گئے۔ ہمارے اکانومی کے ترجمان مزمل اسلم نے کہا ہے کہ ہم آئی ایم ایف کے پاس نہیں جائیں گے کیونکہ ہم اب ایکسپورٹ میں کام کر رہے ہیں، SAMSUNG نے پاکستان میں پلانٹ لگا دیا ہے۔ چین کی کمپنیز پاکستان میں گاڑیوں کا پلانٹ لگا رہی ہیں یعنی جو چیزیں ہم پہلے باہر سے منگواتے تھے اب خود بنائیں گے اور پھر ہماری ایکسپورٹس بڑھیں گے۔ تو اب ہمیں آئی ایم ایف کے پاس نہیں جانا پڑے گا۔ ہمارا بیلنس آف پیمنٹ کا ایشو ایڈریس ہوگا۔ اس وقت آئی ایم ایف کی کنڈیشنز کا ہمیں کیا نقصان ہونے جا رہا ہے۔ سب سے بڑی بات سینٹرل بینک کی خودمختاری compromise ہونے جا رہی ہے اور ہمارے وزیر خزانہ نے اس کا عندیہ دے دیا ہے اور یہ بات پاکستان کی بنیادی اکانومی کے مسائل کے لیے بہت خطرناک ہے۔ پھر آئی ایم ایف نے کہا ہے کہ پٹرولیم پر ٹیکس بڑھائیں جس سے پٹرول کی قیمت مزید بڑھے گی۔ پھر بجلی اور گیس کے بل بڑھائیں۔ اگر یہ شرائط مان لی جائیں تو چھوٹے اور درمیانے درجے کے وہ صنعت کار کو آٹھ سو ارب روپے کا نقصان ہوگا۔ پھر کووڈ فنڈ کا آڈٹ ہے۔ یعنی وہ ہماری دکھتی رگ کو ضرور چھیڑتے ہیں۔ آئی ایم ایف والے ہمیں اس طرح سے نقصان پہنچانے جا رہے ہیں۔

سوال: ہم سب تسلیم کرتے ہیں کہ عالمی دباؤ اپنی جگہ ہے لیکن اسلامی نقطہ نظر سے بتائیے کہ اس وقت حکمرانوں کے کرنے کا کیا کام ہے؟

شجاع الدین شیخ: ظاہر بات ہے اس وقت آئی ایم ایف کا پریشر حکومت پر ہے اور اس کے نتیجے میں مشکلات بھی بڑھتی چلی جا رہی ہیں، مہنگائی کا طوفان بھی ہے جو آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ البتہ سودی قرضے کے نتیجے میں آج ہم جس سطح پر پہنچے ہیں یہ کوئی دو چار برس کا معاملہ نہیں ہے بلکہ ہماری مستقل تاریخ ہے۔ 1988ء سے ہم نے ایس اے پی کے تحت آئی ایم ایف سے سودی قرضے لینا شروع کیے۔ اگر ہم 1988ء کی فگرز کو دیکھیں اور آج کی فگرز کو دیکھیں تو ہمیں زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ ہماری پہلی درخواست یہ ہے کہ خدارا! اس سود کے معاملات کو ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ لیکن سوال آتا ہے کہ بیرونی قرضوں اور سود کا آپ کیا کریں گے تو اس معاملے پر ڈسکشن کیا جا سکتا ہے۔ البتہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ پاکستان کا اندرونی قرضہ، بیرونی قرضہ سے زیادہ ہے۔ پاکستان کے اندر جو قرضوں کے سودی معاملات ہیں خدارا اس کو تو پہلے مرحلے پر ختم کرنے کی کوشش کی جائے۔ یعنی اتنا بڑا سودی قرضوں کا عفریت ہمارے اوپر مسلط ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ہمارے ملک میں ایک لاکھ اسی ہزار کا مقروض بچہ پیدا ہو رہا ہے۔ تو یہ ہمت تو کرنی پڑے گی کہ اللہ اور رسول ﷺ سے جو اعلان جنگ ہم نے کر رکھا ہے اس کو ختم کرنا پڑے گا۔

اپنی امت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمیؐ

بحیثیت مسلمان ہم جب تک اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کی خلاف ورزی کرتے رہیں گے ہماری معیشت نہیں سنبھل سکے گی۔ ایک اور نکتہ جس کا ہمارے معاشی معاملات سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ قرآن پاک سورۂ طٰہٰ کے آخر میں فرماتا ہے:

﴿وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا﴾ (آیت: 124) ''اور جس نے میری یاد سے اعراض کیا تو یقیناً اس کے لیے ہوگی (دنیا کی) زندگی بہت تنگی والی''

اللہ کے ذکر سے مراد قرآن حکیم ہے۔ آج ہم اسی کو رو رہے ہیں کہ ملک لیا تھا قرآن کے نام پر، سنت کے نام پر دین کے نام پر لیکن اللہ کی شریعت قائم نہیں، نہ سود کے دھندے ختم ہو رہے ہیں اور نہ جوئے سٹے کا بازار ختم ہو رہا ہے، نہ بے حیائی کا طوفان تھم رہا ہے۔ اللہ کی شریعت کے نفاذ کی طرف چلیں تو پھر اللہ بھی گارنٹی دیتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ط﴾ (المائدۃ:66) ''اور اگر انہوں نے قائم کیا ہوتا تورات کو اور انجیل کو اور اس کو جو کچھ نازل کیا گیا تھا ان پر ان کے رب کی طرف سے تو یہ کھاتے اپنے اوپر سے بھی اور اپنے قدموں کے نیچے سے بھی۔''

لیکن ہماری نگاہ اس طرف نہیں جا رہی ہے۔

ریاست مدینہ کی بات بھی ہو رہی ہے اور رحمۃ للعالمین اتھارٹی بنانے کی بات بھی ہو رہی ہے۔ پہلے رحمۃ للعالمین ﷺ کو اتھارٹی تو مان لو اور ریاست مدینہ کے اصولوں کو بھی لے لو تو ان شاء اللہ بہتری آئے گی۔ اس تناظر میں بھی حکمرانوں کو بہت زیادہ آگے بڑھ کر محنت کرنے کی ضرورت ہے۔ باقی اندرونی سطح پر دوسرے معاملات بھی ہیں۔ سود کے ساتھ ساتھ جوئے کے معاملات بھی ہیں، بہت سارے حرام کی آمدنی کے ذرائع ہیں جو ہماری آمدنی میں شامل ہیں جس کی وجہ سے haves and have not کا گیپ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اعتبار ختم ہو گیا، ہمارا intellectual asset برین ڈرین ہو چکا ہے اور لوگ اپنی انوسٹمنٹ ملک سے باہر لے کر چلے گئے۔ اس بے اعتمادی کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ ہم ٹیکس

اکٹھا کرنے کی کوشش تو کر رہے ہیں، اللہ کے دین نے زکوٰۃ کا نظام عطا کیا، پاکستان بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے۔ یہاں زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ عشر کا معاملہ بھی بنتا ہے جو ایک اسلامی حکومت کے ریونیو جنریشن کا بنیادی سورس ہے۔ بہرحال زکوٰۃ اور عشر کی وصولی اور واقعتاً صحیح معنوں میں اس کی تقسیم ہماری لیے ریونیو جنریشن کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

سوال: ایسی صورت حال میں عوام کیا کریں؟

شجاع الدین شیخ: جہاں حکمرانوں کے کرنے کے کام ہیں وہاں عوام الناس کے بھی کرنے کے بہت سارے کام ہیں۔ بہت ساری درآمدی اشیا جن کو ہم امپورٹس کہتے ہیں ان میں لگژری سٹائل لائف کا معاملہ بھی ہے۔ اس کو کم کیا جائے۔ اسی ملک میں ایسے لوگ بھی ہیں جن کی بنیادی ضروریات پوری نہیں ہوتیں۔ مگر ایک بڑا طبقہ ایسا ہے جس کو اپنے پیسے خرچ کرنے کے نئے نئے بہانے چاہیے ہوتے ہیں۔ آج ہم BRANDworshiper ہو گئے ہیں۔ برینڈز کے نام پر ایک دوڑ لگی ہوئی ہے، سمارٹ فونز لینے کی ایک دوڑ لگی ہوئی ہے۔ یعنی ایک سوچ بن گئی ہے کہ ہر چھ ماہ کے بعد تبدیل کرنا ضروری ہے، اسی طرح ہر مرتبہ شادی میں جانے کے لیے چھ چھ جوڑے بنوانا ضروری ہیں، اس سوچ کو ختم کرنے کی ضرورت ہے اور شادی بیاہ کے نام پر جو اخراجات کا نلکا کھول دیا جاتا ہے اس کو بھی کنٹرول کرنے کی ضرورت ہے۔ امپورٹس میں غیر ضروری چیزوں پر پابندی بھی لگائی جاسکتی ہے یا ان پر ٹیکس بھی بڑھایا جاسکتا ہے۔ اس طرح غیر ضروری اخراجات کو کنٹرول کیا جائے تو بہتری کی امید ہے لیکن حکمرانوں اور عوام کو اپنی اپنی سطح پر کام کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ ہماری سب سے بڑی ذمہ داری یہ ہے کہ اس ملک میں شریعت کے نفاذ کی کوشش کی جائے کیونکہ پھر اللہ کی مدد بھی آئے گی اور آسمان اور زمین سے بھی برکتیں نازل ہوں گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝۷ ﴾ (محمد) ”اے اہلِ ایمان! اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور وہ تمہارے قدموں کو جما دے گا۔“

آج سیاسی، معاشی اور معاشرتی سطح پر ہمارے قدم ڈگمگا رہے ہیں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم دین کے ساتھ مخلص نہیں ہو رہے۔

قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائیٹ www.tanzeem.org پر دیکھی جاسکتی ہے۔

ضرورت رشتہ

☆ لاہور میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، تعلیم بی ایس سی، قد "5'.2" کے لیے دینی مزاج کے حامل، تعلیم یافتہ اور برسرروزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0321-4869661

امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(2 تا 8 دسمبر 2021ء)

جمعرات (2 دسمبر) کو مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر ناظم اعلیٰ محترم اظہر بختیار خلجی اور نائب ناظم اعلیٰ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن عارف سے شعبہ نظامت کے حوالے سے نائب امیر کی موجودگی میں ملاقات کی۔ پنجاب ٹیکسٹ بورڈ لاہور کی میٹنگ میں شرکت کے بعد کراچی روانگی ہوئی۔

جمعہ (3 دسمبر) کو مسجد شادمان کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔

ہفتہ (4 دسمبر) کو قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں حلقہ کراچی شمالی کا طے شدہ دورہ شروع ہوا۔ عصر سے عشاء حلقہ کے ذمہ داران سے ملاقات کی اور سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ بعد ازاں حلقہ کی مقامی تنظیم نے اپنے ذمہ داران کا تعارف پیش کیا۔ پھر سوال وجواب کی نشست ہوئی۔ بعد ازاں بالمشافہ بیعت مسنونہ کا اہتمام ہوا۔ پروگرام کے آخر میں امیر محترم نے تذکیری گفتگو فرمائی۔

اتوار (5 دسمبر) کو صبح 7:30 تا 09:00 بجے مختلف مکاتب فکر کے آٹھ حضرات سے ناشتے پر ملاقات کی، جو انتہائی امید افزاء رہی۔ بعد ازاں جامعہ ابی بکر جاکر جامعہ کے مہتمم اور اساتذہ سے ملاقات کی۔ دوپہر 2:30 بجے PTI کے MNA محمد اسلم خان سے قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں ملاقات کی۔ امیر محترم نے قرآن اکیڈمی کے مسائل کے حل کے لیے ان کی کوششوں پر شکریہ بھی ادا کیا۔ بعد نماز عصر تا عشاء ”اُخروی نجات کے حصول، خدمت خلق کے قرآنی تصور اور ڈاکٹرز کے دعوتی میدان“ کے حوالے سے خطاب فرمایا۔ بعد نماز عشاء فیڈرل بی ایریا کے بلاک نمبر 9 میں واقع سنگم گراؤنڈ میں ایک جلسہ عام میں ”دین اسلام کے تقاضے اور لائحہ عمل“ کے موضوع پر نہایت مفصل اور مربوط خطاب فرمایا۔ اس کے لیے مقامی تنظیم فیڈرل بی ایریا کے رفقاء نے بھرپور تیاری کی۔ اس پروگرام میں 2000 سے زائد حضرات وخواتین نے شرکت کی۔

پیر (6 دسمبر) کو صبح 08:30 تا 10:30 بجے قرآن اکیڈمی یاسین آباد میں جاری مبتدی وملتزم تربیتی کورسز کے شرکاء سے ”جہاد فی سبیل اللہ اور دینی فرائض“ کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ بعد ازاں 11:00 بجے دار العلوم نعیمیہ میں مفتی منیب الرحمٰن سے ملاقات کی۔ بعد نماز ظہر تحریک اسلامی کے امیر اور ساتھیوں سے ملاقات کی۔ سہ پہر 03:15 بجے ملتزم رفیق شعیب براس کی عیادت فرمائی۔ بعد نماز عصر ملتزم تربیتی کورس میں ”فریضہ دعوت اور تنظیم اسلامی کا نظام دعوت“ کے موضوع پر لیکچر دیا۔ رات 08:30 بجے مفتی طارق مسعود ملاقات کے لیے تشریف لے گئے۔ مفتی صاحب نے نظام خلافت کے قیام کے لیے تنظیم اسلامی کی کوششوں کی تائید فرمائی اور مزید رابطوں پر زور دیا۔

منگل (7 دسمبر) کو معمول کی مصروفیات رہیں۔

بدھ (8 دسمبر) کو صبح اسلام آباد جانا پڑا۔ بعد نماز ظہر فوجی فاؤنڈیشن کے پروگرام میں قرآن حکیم کے حوالے سے گفتگو کی۔ یہ بہت اچھا پروگرام رہا۔ راجہ محمد اصغر صاحب اور ڈاکٹر ضمیر اختر بھی ہمراہ تھے۔ JUI (س) کے نوید الحق اپنے بیٹے کو لے کر آئے۔ انہوں نے بہت زیادہ اکرام کیا۔ انہوں نے کہا کہ آپ دینی جماعتوں کو جوڑنے کی بات کریں۔ شام کو 3 رفقاء سے ملاقات ہوئی، ان کو کچھ مشورے دیے۔ ڈاکٹر نذیر ایک بزرگ آدمی ہیں، ان سے بھی ملاقات ہوئی۔ رات کراچی واپسی ہوئی۔ نائب امیر صاحب سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل رابطہ رہا۔

اب تمہاری باری ہے!

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

امریکا کی چھ ریاستیں بدترین طوفانی بگولوں کی زد میں ہیں۔ کینٹکی وہ ریاست ہے جہاں اس ’ٹارنیڈو‘ طوفان، (عاصفہ) نے شدید ترین تباہی پھیلائی ہے۔ گورنر بیشیر کے مطابق: ’’200 میل تک کے علاقے پر حملہ آور یہ گرد باد گہرے زخم چھوڑ گیا۔ وسیع ترین علاقے پر محیط ایسی تباہی جو کبھی دیکھی نہ تھی، جس کا تصور محال تھا۔ ایک ہی رات میں گھر اور تجارتی مراکز کوڑا کرکٹ کے ڈھیر بن گئے۔‘‘ طوفان کی قوت ایسی تھی کہ 27 ڈبوں پر مشتمل ٹرین پٹڑی سے اٹھا پھینکی۔ ایک کار 75 گز اوپر پہاڑی پر اُڑا ماری۔ ایک گاڑی گھر کی چھت پر جا پڑی۔ میڈیا پر خوفناک کچرے، گھروں گاڑیوں کے ملبے کی سینکڑوں تصاویر نشانِ عبرت ہیں۔ پے درپے 30 طوفان ان ریاستوں میں تباہی بکھیرتے ہو گزرے۔ مے فیلڈ کے میئر نے کہا کہ ہمارا علاقہ ماچس کی تیلیاں بن کر رہ گیا۔ 10 ہزار افراد پر مشتمل ایک بستی مکمل گراؤنڈ زیرو ہوگئی۔ زمین سے جا لگی۔ تاریخی گھر بلڈنگیں تباہ ہوگئیں۔ گھروں کی چھتیں اڑ گئیں۔ ایمزون ویئر ہاؤس کی دو 40 فٹ اونچی کنکریٹ کی دیواریں براہ راست طوفان کی زد میں آکر ڈھے گئیں۔ گورنر بیشیر نے کہا کہ یہ امریکی تاریخ کا طویل ترین طوفان ہے رقبے کی وسعت کے اعتبار سے۔ انہوں نے لوگوں کو اعتماد میں لیتے ہوئے کہا کہ ’’مرنے والوں کی تعداد آنے والے دنوں میں بڑھ سکتی ہے۔ (تا حال 100 سے زیادہ ہے۔) نیشنل گارڈ ہر دروازے پر، گھر گھر جا رہے ہیں۔ مگر دروازے/گھر بچے ہی کب ہیں۔ یوں کہیے کہ وہ ہر ملبے کے ڈھیر پر جا رہے ہیں، بچ جانے والوں کی تلاش میں۔ بہت سے زخمی ہسپتالوں میں ہیں۔ ہمیں لاشیں مل رہی ہیں ملبوں سے۔ پہلی امداد تو تدفین کی مد میں دی جائے گی۔ میں دعا کر رہا ہوں کہ جانی نقصان زیادہ نہ ہو۔‘‘ گورنر نے کہا: ’’کاش مجھے معلوم ہوتا، میں سمجھ سکتا کہ (یہ کیا ہو رہا ہے......) ہم پہلے اتنی بڑی وبا (کورونا) میں مبتلا ہوئے۔ (8 لاکھ امریکی مرے۔) پھر تاریخی برفانی طوفان اور سیلاب نے آن لیا۔ اب اس تاریخی بدترین بگولوں کا طوفان ہمارے سامنے ہے۔ ایسا کیوں ہے۔؟ (سبھی بلائیں اب تاریخی ہیں، کیونکہ تم نے ظلم کی نئی تاریخ رقم کی تھی۔) ایسا تو کوئی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ یہ حقیقتاً! حقیقتاً! خدا ہی کا کام ہے۔‘‘ یاد رہے کہ صرف گورنر نہیں، امریکا بھر میں لوگ دم بخود یہ کچرے ملبے کے ڈھیر دیکھ رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ جنگ زدہ علاقوں سے بدتر ہے۔ خوف اور ہیبت، ......(Shock and Awe امریکی جنگی مشن کا نام) دلوں پر طاری ہے۔ چشم زدن میں دنیا اجڑ گئی۔ ابھی تو طوفان سے بچنے کی پناہ گاہیں، شیلٹر بنے ہوئے تھے جس کی بنا پر اموات اتنی نہ ہوئیں۔ طوفان کی رفتار ناقابل یقین حد تک تیز تھی۔ جنگی طیارے کی مثل۔

چلیے گورنر نے یہ سوال تو اٹھایا کہ یہ سب کیوں ہو رہا ہے؟ ہیروشیما ناگاساکی سے لے کر افغانستان عراق، شام، یمن اور گزشتہ ڈیڑھ صدی میں مارے جانے والے مسلمانوں کی تعداد کا اندازہ براہ راست یا بالواسطہ امریکی کارگزاریوں کے تحت ایک کروڑ سے زیادہ ہے۔ گورنر نے ٹھیک کہا کہ یہ واقعی خدا کی کارفرمائی ہے۔ طوفان کی زد میں آنے والے ایک امریکی نے کہا کہ ’’یہ زمین پر جہنم ہے۔‘‘ تم نے پوری دنیا پر اسلحے کی ہمہ نوع برسات سے خطوں کو جہنم زار بنایا۔ 2017ء میں افغانستان پر سب سے بڑا بم (MOAB) برسایا۔ 21,600 پاؤنڈ کا بم۔ 16 ملین ڈالر (بم کی لاگت) تم نے اس تخریب کاری اور انسانی آبادی کو بھسم کر ڈالنے پر خرچ کیا۔ دنیا میں جابجا بھوک، افلاس اور قحط سے مرتے، بہتر زندگی کی تلاش میں سمندروں میں ڈوبتے انسانوں کی فلاح اور صلاح پر خرچ کرنے کی بجائے بارود پر سرمایہ کاری کی۔ آگ کی جہنم اس بم سے پھوٹی۔ 18 ہزار پاؤنڈ آتش گیر مہلک TNT کا دھماکا، ایسا ہی بادل اٹھاتا ہے جیسا اس گرد باد میں اٹھتا دیکھا جا سکتا ہے جس نے تم پر موت اور تباہی مسلط کی۔ مکافاتِ عمل کے سوا کیا ہے۔ قنوتِ نازلہ کی فریاد تم پر برسی ہے۔ جو بویا تھا سو کاٹ رہے ہو۔ اب تمہاری باری ہے۔ اب بھی سنبھل جاؤ۔ مِنی سوٹا میں برفانی طوفان نے 20 انچ سے زائد برف ڈھیر کر دی۔ حیران مت ہو۔ افغانوں کے اثاثے ناحق منجمد کیے بیٹھے ہو، ان پر بھوک افلاس مسلط کرنے کو۔ ضمیر جب زندگی کی حرارت کھو کر نقطۂ انجماد کو جا چھوئے تو...... اس طرح تو ہوتا ہے اس طرح کے کاموں میں! خارج میں بھی برفانی بگولے جان کے لاگو ہو جاتے ہیں۔ ہوش کے ناخن لو۔

سراپا صبر و تحمل افغان وزیر خارجہ امیر خان متقی نے AP کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہماری حکومت تمام ممالک سے اچھے تعلقات چاہتی ہے۔ دنیا سے رحم اور ہمدردی کی توقع رکھتی ہے، ان لاکھوں افغانوں کے لیے جو شدید مشکلات سے دوچار ہیں۔ انہوں نے امریکا و دیگر ممالک سے 10 ارب ڈالر (جو افغان اثاثے ہیں) کی فراہمی کا تقاضا کیا۔ انہوں نے کہا کہ افغانستان کو غیر مستحکم کرنا یا حکومت کو کمزور کرنا کسی کے مفاد میں نہیں۔ وزیر خارجہ نے افغانستان میں طالبان حکومت کی جانب سے پچھلی حکومت کے کارندوں اور مخالفین کے لیے عام معافی کا اعلان اور عدم انتقام کی پالیسی یاد دلائی۔ باوجودیکہ امریکا کی قیادت میں بننے والی افغان حکومت نے طالبان کے خلاف وسیع پیمانے پر انتقامی حملے کیے، سینکڑوں کو مارا، لاپتا کیا تھا۔ ہزاروں نے پہاڑوں میں پناہ لی تھی۔ وزارتِ خزانہ افغانستان کے ترجمان نے بھی اس حقیقت کا اعادہ کیا کہ افغان قوم کا پیسہ منجمد کیا جانا غیر اخلاقی، غیر انسانی عمل اور تمام بین الاقوامی قوانین اور اقدار کی خلاف ورزی ہے۔ یہ ہمارا پیسہ ہے ہمیں واپس دیا جائے۔

اس امانت پر سانپ بن کر بیٹھے امریکا پر اگر آسمانی کوڑے برسیں تو عجب کیا! تم نے جنگیں مسلط کیں۔ طوفان میں اسی خوف سے تم گزرے، وہی جیٹ طیاروں کی سی گھن گرج، سائرن کی آوازیں پناہ گاہوں (مورچوں) میں جا چھپنے کا جنگی سماں۔ چھتوں دیواروں کا گرنا، رہائش گاہوں کا چشمِ زدن میں ملبے کے ڈھیروں میں بدل جانا، یہ تمہاری منہ مانگی جنگ ہے جواب جواباً تم نے دیکھی۔ پوری دنیا جنگوں کی آگ میں براہ راست یا بالواسطہ جھونکی۔ شمالی ایتھوپیا انسانی المیے کے دہانے پر کھڑا ہے۔ کروڑ کے لگ بھگ انسانوں کو قحط کا سامنا ہے۔

امیر خان متقی نے یہ بھی کہا تھا کہ: ''امریکا ایک بڑی طاقت اور بڑی قوم ہے۔ آپ میں اتنا صبر اور اتنی وسیع الظرفی ہونی چاہیے کہ آپ بین الاقوامی اصول وضوابط کے مطابق افغانستان کے لیے پالیسی بنائیں۔ ہمارے اور اپنے درمیان فاصلہ کم اور تعلقات بہتر بنائیں۔'' یورپین ممالک نے بھی افغان فنڈ دبوچ رکھے ہیں۔ وہ بھی انصاف سے کام لیں، ہوش کے ناخن لیں۔ طالبان حکومت کے حد درجے ذمہ دارانہ رویے کو دیکھتے ہوئے بہانہ بازیوں اور بے بنیاد الزام تراشیوں سے ان کی حق تلفی کسی طور روا نہیں۔

امریکا نے ملکوں ملکوں جبری گمشدگی اور بے گناہ اسیریوں کا جو طوفان کھڑا کیا۔ انسانی زندگیاں جن بگولوں، جھکڑوں کی زد میں آئیں۔ خاندان رلے، بچے، عورتیں، لاپتا باپوں اور شوہروں کے اس ہولناک المیے میں جس طرح زندہ درگور کیے وہ کیا کم عذاب ہے جس کا خمیازہ کچھ نہ کچھ اس دنیا میں بھی ظالموں کو بھگتنا پڑے گا۔ اصل سزا آگے ہے۔ ڈاکٹر عافیہ صدیقی سے لے کر انٹرنمنٹ سینٹروں اور زندانوں میں گھلتی جوانیاں، خوفناک ہو جاتی ہیں اگر مکافاتِ عمل کی صورت سامنے آئیں۔ مظلوم کی آہ، امریکی قوت وشوکت کو ریزہ ریزہ کرنے کی طاقت رکھتی ہے، ہمیں بھی ہوش کے ناخن لینے ہیں۔ اسلام آباد ہائی کورٹ سے پچھلے دنوں اور اب دوبارہ یہ تنبیہہ آئی کہ ''لاپتا افراد کی ذمہ داری وزیر اعظم اور کابینہ پر ہے۔ ریاست کو ماں جیسا ہونا چاہیے۔ (بدنصیبی سے ہماری یہ ماں سوتیلی ہے۔) فیملیز رل رہی ہیں، کیوں نہ ذمہ داروں سے معاوضے لینے کا قانون بنایا جائے۔'' (مشرف بدترین بیماری میں مبتلا معاوضہ چکا رہا ہے!) اس پر انسانی حقوق کی وزیر کا کہنا تھا کہ ''ہم جبری گمشدگی کو سنگین جرم سمجھتے ہیں۔'' جرم کا سدباب (صرف بیانات نہیں) آپ کی اولین ترجیح ہوتی تو آپ کی رسائی ان مقامات تک ہمیشہ رہی جہاں اس کا مداوا ممکن تھا۔ مگر زبانی جمع خرچ کے سوا کچھ نہ ہوا۔ لاپتا باپوں کے ننھے بچے سسک سسک کر جوان ہو گئے۔ ان کی جیتے جی بیوگی کی سی زندگی گزارتی ماؤں کے سروں میں چاندی اتر آئی۔ بوڑھے والدین دید کی پیاس لیے قبروں میں اتر گئے۔ عدم انصاف کی اذیت ناک داستانیں گھر گھر! ان کے صبر کا ازخود نوٹس اگر اللہ نے لے لیا؟ پناہ بخدا......

دکھوں نے لوگوں کی سانسوں کو روک رکھا ہے!

❁❁❁

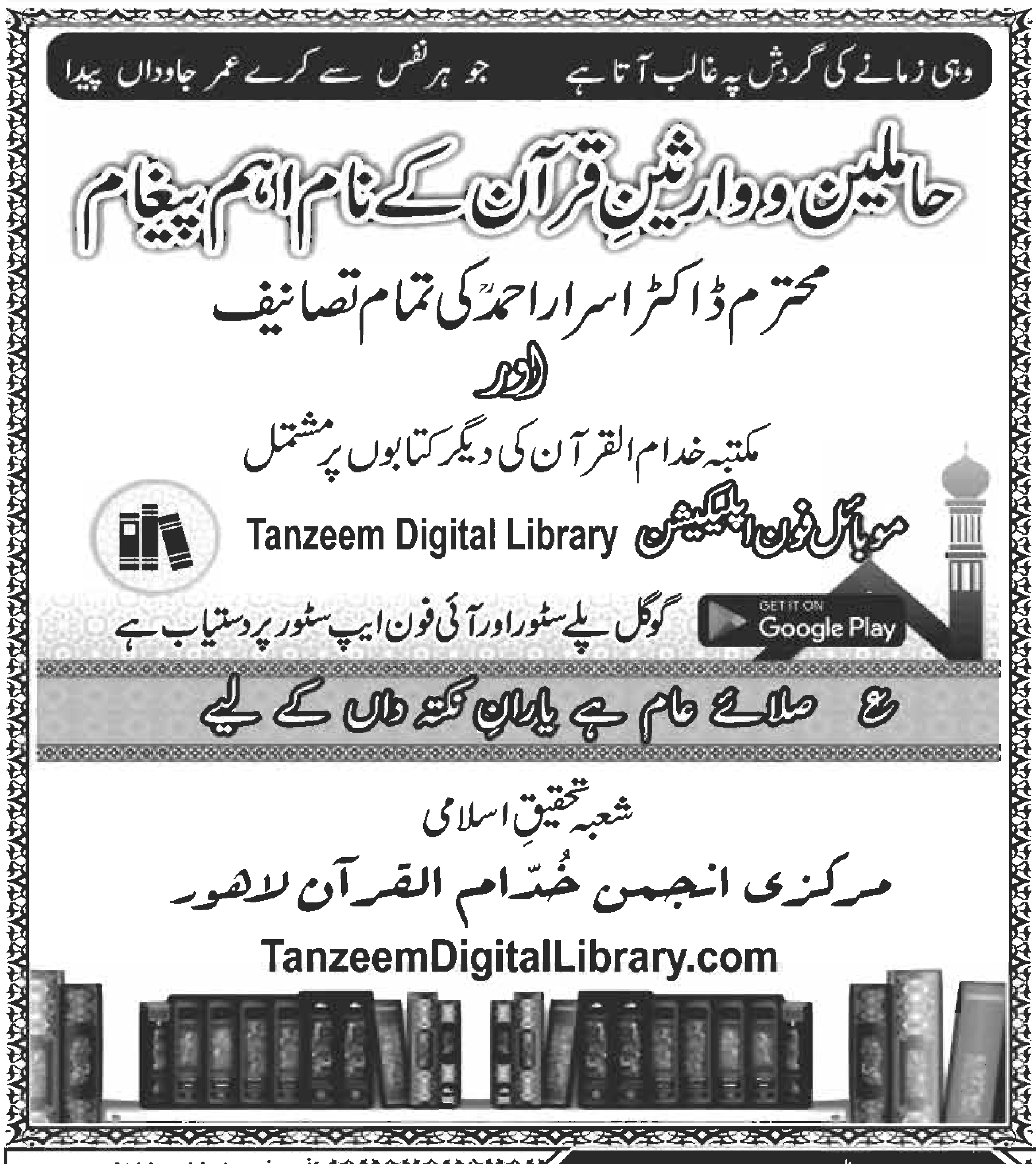

رشتوں کو جوڑے رکھنے کا حکم

اُم مریم

رشتے ناطے زندگی کی تپتی دھوپ میں راحت دینے والا سائبان ہیں۔ ان سے ہمیں پیار ومحبت بھی ملتا ہے اور زندگی گزارنے کے لیے ضروری سہولیات اور تعاون بھی۔ رشتے انسانی زندگی کی ڈھال بھی ہیں جو سماجی ومعاشرتی زندگی میں ہونے والے ظلم و زیادتی کے خلاف ہمارا بچاؤ کرتے ہیں، اور جذباتی زندگی میں ایک بڑا سہارا بھی جو مشکل حالات اور خراب وقتوں میں ہمیں جینے کا حوصلہ دیتے ہیں اور حالات کے مقابلے کے لیے طاقت فراہم کرتے ہیں۔ رشتوں ناطوں کا انسانی زندگی کی تعمیر اور فرد کی مادی وروحانی شخصیت کی تعمیر میں غیر معمولی رول ہوتا ہے۔

رشتوں کی اہمیت کو سمجھنا چاہیں تو آنکھیں بند کر کے تصور کریں کہ ماں، باپ، بھائی بہن، پھوپھی، خالہ اور چچا چچی یا خاندان کے وہ دیگر افراد جن کے محبت و پیار کے سائے تلے ہم پلے بڑھے ہیں، انہیں اپنی زندگی سے الگ کر کے دیکھیں، ہم لرز جائیں گے اور محسوس کریں گے کہ ان کے بغیر تو ہمارا آج کا وجود ہی سرے سے ناممکن تھا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے بھی ان رشتوں کی قدر کرنے اور ان کا احترام کرنے کی تلقین کی ہے اور رشتوں کو جوڑنے اور مضبوط بنائے رکھنے کو دین کا حصہ بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قرآن میں ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَيَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝﴾

(الرعد:21) ’’اور جن (رشتہ ہائے قرابت) کے جوڑے رکھنے کا اللہ نے حکم دیا ہے ان کو جوڑے رکھتے ہیں اور اپنے رب سے ڈرتے رہتے اور بُرے حساب سے خوف رکھتے ہیں۔‘‘

’’(اے منافقو!) تم سے عجب نہیں کہ اگر تم حاکم ہو جاؤ تو ملک میں خرابی کرنے لگو اور اپنے رشتوں کو توڑ ڈالو۔ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے اور ان (کے کانوں) کو بہرا اور (ان کی) آنکھوں کو اندھا کر دیا ہے۔‘‘ (محمد:22)

’’جو اللہ کے ساتھ مضبوط عہد کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جس چیز کو (یعنی رشتہ قرابت) جوڑے رکھنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس کو قطع کئے ڈالتے ہیں اور زمین میں فساد پیدا کرتے ہیں، یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں۔‘‘ (البقرۃ:26)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’تم ایک دوسرے سے تعلقات منقطع نہ کرو، نہ ایک دوسرے سے منہ موڑو (پیٹھ دکھاؤ) نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو، نہ آپس میں حسد کرو اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ بول چال بند رکھے۔‘‘
(صحیح بخاری: کتاب الادب)

ایک دوسری حدیث میں ہے حضرت ابوایوب ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا 'کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی سے تین دن سے زیادہ تعلق منقطع رکھے، دونوں کا آمنا سامنا ہو تو یہ اس سے اور وہ اس سے منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔
(صحیح بخاری: کتاب الادب)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:
’’اللہ کے نزدیک سب سے بُرا عمل رب کائنات کے ساتھ شرک کرنا، پھر رشتہ داری توڑنا ہے۔‘‘ (صحیح الجامع الصغیر)

دوسری جگہ آپؐ نے فرمایا:
’’جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے رشتے داروں کا خیال رکھنا چاہیے۔‘‘ (رواہ البخاری)

صلہ رحمی یا رشتوں کے احترام اور ادائیگیٔ حقوق کے بے شمار دنیاوی اور اُخروی فوائد ہیں۔ دنیاوی فوائد تو ہمارے سامنے ہیں ہی مگر حضور پاک ﷺ نے تاکید کے ساتھ آگاہ کیا کہ:
’’جو چاہتا ہو کہ اس کی روزی میں کشادگی ہو اور اس کی عمر میں اضافہ ہو تو اسے اپنے رشتے داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا چاہیے۔‘‘ (رواہ البخاری)

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کوئی ایسا عمل مجھے بتائیے کہ اس کے ذریعہ جنت حاصل کرلوں۔ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا: ’’اللہ کی خالص بندگی کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم کرو، زکوۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کیا کرو۔‘‘ (رواہ البخاری)

اُم المؤمنین سیدہ عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’رشتہ عرش الٰہی سے آویزاں ہے، وہ پکار پکار کر کہتا ہے جس نے مجھے جوڑا اللہ اسے جوڑے اور جس نے مجھے توڑ دیا، اللہ اسے توڑ دے۔‘‘
(رواہ المسلم)

اور دیکھئے کہ حضور پاک ﷺ نے کتنی بڑی تنبیہ فرمائی ہے کہ:

((لا يدخل الجنة قاطع رحم)) [رواہ مسلم]

’’جنت میں رشتہ توڑنے اور کاٹنے والا داخل نہیں ہوگا۔‘‘

ہمارے سماج میں اکثر لوگوں کو یہ شکایت ہوتی ہے کہ وہ تو رشتہ داروں کے ساتھ اچھا معاملہ کرتے ہیں مگر وہ لوگ اس کے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں لہٰذا اچھا سلوک کرنے کا کیا فائدہ؟ اور پھر وہ رشتہ داروں سے کٹنے کے لیے اسے جواز بناتے ہیں۔ ایسے میں اللہ کے رسول ﷺ نے واضح کر دیا کہ رشتوں کو جوڑنے کا مطلب کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا:

’’صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں ہے جو بدلہ کے طور پر صلہ رحمی کرتا ہے، بلکہ اصل میں صلہ رحمی تو یہ ہے کہ جب کوئی قطع رحمی کرے تو وہ اسے جوڑے۔‘‘ (رواہ البخاری)

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے جنت میں جانے کا ایک چارنکاتی فارمولا بتایا۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

’’سلام کو پھیلاؤ، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، رشتوں کو جوڑو اور ایسے وقت میں نماز پڑھو جب لوگ سوئے ہوں (تہجد مراد ہے) تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔‘‘

اللہ تعالیٰ ہمیں رشتے جوڑنے اور ایک دوسرے کے ساتھ اتفاق واتحاد اور محبت کے ساتھ رہنے کی توفیق دے۔ آمین

❁❁❁

خصوصی رپورٹ

دجالی تہذیب کے اثرات گلوبل اور ہمارا معاشرہ مغربی تہذیب کے شکنجے میں آچکا ہے۔

پاکستان کی بقاء وسلامتی اسلام سے وابستہ ہے۔ نفاذِ اسلام کی جدوجہد کرنا ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے۔

اسلام کو پاکستان کے موجودہ سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام پر ترجیح دینا ہوگی۔

سودی نظام، غیر اسلامی رسومات اور بے حیائی نے مسلمانوں کو غیرت وحمیت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔

اسلامی تعلیمات اپنا کر دین کی حقیقی تصویر پیش کی جاسکتی ہے۔

(امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ کا لاہور کینٹ (صدر) سوئی گیس سوسائٹی اور فیروز والہ شاہدرہ میں عوامی جلسوں سے خطاب کا احوال)

رپورٹ: وسیم احمد/نعیم اختر عدنان

امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ نے حالیہ دورہ حلقہ لاہور میں تین بڑے عوامی اجتماعات سے خطاب فرمایا۔ 12 دسمبر بروز اتوار تنظیم اسلامی لاہور کینٹ کے زیر اہتمام گرینڈ ایمپائر مارکی صدر لاہور کینٹ میں ”موجودہ حالات اور راہِ نجات“ کے موضوع پر ایک عظیم الشان جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن حکیم سے ہوا۔ قاری فضل الرحمٰن نے تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ رفیق تنظیم محمد سہیل نے ”کاش میں دورِ پیمبرؐ میں اُٹھایا جاتا۔ کاش میں قدموں میں سرکارؐ کے پایا جاتا“ کے اشعار پر مشتمل انتہائی دلنشین انداز میں نعتِ رسول مقبول ﷺ پیش کی۔

محترم شجاع الدین شیخ نے اپنے خطاب کا آغاز تلاوتِ آیات کریمہ اور احادیث سے کیا اور کہا کہ آج کل میڈیا کا استعمال عام ہے جس کی وجہ سے معلومات تک رسائی بہت آسان ہوچکی ہے۔ میں آج کی گفتگو میں ملکی اور بین الاقوامی حالات و واقعات کا کوئی تفصیلی جائزہ پیش نہیں کروں گا بلکہ کچھ معاملات کی نشاندہی کر کے احساس زیاں بیدار کرنے اور پھر اس کے ممکنہ حل کی طرف توجہ دلانے کی کوشش کروں گا۔ انھوں نے کہا کہ دنیا میں اس وقت مغربی تہذیب کا غلبہ ہے اور اس کے گلوبل اثرات کی وجہ سے پاکستانی معاشرہ بھی شدید متاثر ہورہا ہے۔ مغربی معاشرے کا فیملی سسٹم ختم ہوچکا، جہاں نکاح کی جگہ زنا عام اور اولڈ ہاؤسز قائم ہوچکے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ فیملی سسٹم کے حوالے سے ویسی بڑی تباہی ہمارے معاشرے میں فی الحال نہیں آئی لیکن خلع اور طلاقوں کی بڑھتی ہوئی شرح بڑے شہروں میں اولڈ ہاؤسز کا قیام ہمارے ہاں بھی عام ہو چکا ہے۔ اور نوجوان نسل میں نشے کا بڑھتا ہوا رجحان انتہائی تشویشناک حد تک بڑھ چکا ہے۔ اگر ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل پیرا نہ ہوئے تو ہم بھی بحیثیت معاشرہ بہت بڑی تباہی سے دوچار ہو جائیں گے۔ انھوں نے کہا کہ قرآنِ حکیم کا اصل مخاطب انسان ہے۔ اور قرآنِ حکیم میں خاندانی زندگی میں راہنمائی کے بارے میں سب سے زیادہ آیات نازل ہوئی ہیں۔ ہمیں ہر صورت میں اللہ کی طرف لوٹنا ہوگا۔

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی، جو اماں ملی تو کہاں ملی
مرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفوِ بندہ نواز میں

میں یہ عرض کروں گا کہ جس خالق کو مانتے ہیں اس کی ماننا شروع کریں گے تو ہمارے معاملات ٹھیک ہوتے چلے جائیں گے۔ اور ہماری دنیا اور آخرت سنور جائے گی۔ پاکستان کی بقاء اور سلامتی اسلام سے وابستہ ہے۔ ملکی حالات کا ذکر کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ظلم اور ناانصافی کے رائج نظام کی وجہ سے ملک میں خودکشیوں کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ موجودہ مہنگائی اور حکومت کی نااہلی کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ پاکستان سے لوٹی ہوئی دولت کی واپسی کی اب کوئی بات ہی نہیں کرتا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی حکومت نے جب سے سودی قرضے لینے شروع کیے ہیں ہمارا معاشرہ بے برکتی کا شکار ہو چکا ہے۔ ہمارے حکمرانوں کی بدنیتی کی وجہ سے گزشتہ 40 سالوں سے انسدادِ سود کا کیس عدالتوں میں زیر التواء ہے۔ سود کا انجام مفلس کے سوا کچھ نہیں۔ اندرونی اور بیرونی سود کے خاتمے کے لیے فوری اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔

بدقسمتی سے ہماری دینی سیاسی جماعتیں بھی عوام کی حکمرانی کی قائل ہوچکی ہیں۔ ہمارے مسائل کی بنیادی وجہ اسلام سے دُوری ہے۔ اسلام کو پاکستان کے موجودہ سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام پر ترجیح دینا ہوگی اور وحی الٰہی کی اتباع کرنا ہوگی۔ انھوں نے قائد اعظم کے اقوال اور علامہ اقبال کے اشعار کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ ہم نے اسلام کے نام پر یہ ملک حاصل کیا تھا اس کی بقاء اور ترقی کا انحصار بھی اسلام کے ساتھ وابستہ ہے۔ اگر ہم اللہ کی شریعت یہاں نافذ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں کے خزانے ہم پر کھول دے گا، ہماری مدد و نصرت فرمائے گا اور ہمارے قدم جمار کھے گا۔

تنظیم اسلامی آپ سے نہ ووٹ مانگتی ہے نہ نوٹ بلکہ مل جل کر اللہ کے دین کے نفاذ کی جدوجہد کا تقاضا کرتی ہے۔ نمازِ عصر سے قبل اجتماعی دعا پر یہ بابرکت محفل اختتام پذیر ہوئی۔ امیر تنظیم اسلامی نے پروگرام کے تمام شرکاء کا شکریہ ادا کیا اور تنظیم اسلامی کینٹ کے رفقاء اور مقامی امیر کی کاوشوں کو خراجِ تحسین پیش کیا اور ان کے لیے دعائے خیر بھی کی۔ پروگرام کے آخر میں تمام شرکاء کی ریفریشمنٹ کا معقول انتظام بھی کیا گیا تھا۔

شعبہ سمع وبصر کی طرف سے تیار کی گئی اس پروگرام کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی آفیشل یوٹیوب www.tanzeem.org پر مہیا کردی گئی ہے۔ اسی روز بعد از نماز مغرب کمیونٹی سینٹر سوئی گیس کے خوبصورت ہال میں ”ہمارا گھر اور ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر خصوصی لیکچر کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآنِ حکیم

تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ کا لاہور کینٹ (صدر) سوئی گیس سوسائٹی کے شرکاء سے خطاب

سے ہوا۔ امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ نے موضوع سے متعلق قرآن پاک کی آیات اور احادیث مبارکہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ نکاح زوجین کے لیے تسکین کا سامان ہے۔ گھر مضبوط ہوگا تو معاشرہ مضبوط ہوگا۔ قرآنِ پاک میں خاندانی نظام کی راہنمائی کے لیے سب سے زیادہ آیات نازل ہوئی ہیں۔ قرآن پاک اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچانے کی ہدایت فرماتا ہے۔ آج کل میڈیا پر دکھایا جانے والا زیادہ تر مواد شیطانی اور دجالی ہے۔ اور اسی دجالی تہذیب کے اثرات کی وجہ سے پاکستان کا خاندانی نظام بھی ابتری کا شکار ہو رہا ہے۔ اگر ہم نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات کو پس پشت ڈالے رکھا تو ہم بھی مغربی معاشرے جیسے مسائل کا شکار ہو جائیں گے۔

انہوں نے کہا کہ نیک اولاد انسان کی سب سے بڑی انوسٹمنٹ ہے۔ اپنی اولاد کو باعمل بنانے کے لیے والدین کو خود عملی نمونہ بن کر دکھانا ہوگا۔ جو آخرت کی تیاری میں لگ جائے گا، اللہ تعالیٰ اس کی دنیا سنوار دے گا۔ ہمارے گھروں کا شمار نبی کریم ﷺ کے مشن کو آگے بڑھانے والے گھرانوں میں ہونا چاہیے۔ کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے خواتین و حضرات نے بڑے ذوق و شوق اور انہماک سے امیر تنظیم اسلامی کا لیکچر سماعت فرمایا۔ نمازِ عشاء سے قبل اختتامی دعا پر یہ مجلس اختتام پذیر ہوئی۔ نمازِ عشاء کی باجماعت ادائیگی کے بعد مقامی امیر جناب راحیل محمود بھٹی نے امیر تنظیم اسلامی اور دیگر رفقاء تنظیم کے اعزاز میں پُرتکلف عشائیے کا اہتمام کر رکھا تھا۔

13 دسمبر بروز پیر تنظیم اسلامی فیروز والہ شاہدرہ میں مسجد نور الہدیٰ میں ایک عظیم الشان جلسہ عام کا انعقاد کیا گیا۔ ''سیرتِ مصطفیٰ ﷺ'' کے موضوع پر خصوصی خطاب کے لیے امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کو مدعو کیا گیا تھا۔ سابق امیر تنظیم جناب حافظ عاکف سعید نے اپنے دورِ امارت میں اس مسجد کا سنگ بنیاد رکھا تھا اور بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ بھی کئی مرتبہ اہلیان فیروز والہ کو دینِ اسلام کی دعوت اور خلافت کی جدوجہد کے تقاضوں سے آگاہ کرنے کے لیے فیروز والہ شاہدرہ لاتے تھے۔ جناب شجاع الدین شیخ پہلی مرتبہ فیروز والہ تشریف لائے۔ نائب ناظم اعلیٰ جناب پرویز اقبال اور امیر حلقہ جناب نوری الوری صاحب ان کے ہمراہ تھے۔ پروگرام کا آغاز تنظیمی ساتھی قاری مقبول احمد تمیمی کی تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ مقامی امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر سید اقبال حسین نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا افتخار احمد نے امت مسلمہ کے نام پیغام میں منظوم کلام ایسی دلنشین آواز میں پڑھا کہ سامعین جھوم اُٹھے۔ نعیم اختر عدنان نے نقیب محفل کے فرائض ادا کرتے ہوئے امیر تنظیم اسلامی جناب شجاع الدین شیخ صاحب کو خطاب کی دعوت دی۔ اس موقع پر سٹیج پر مقامی علماء بھی تشریف فرما تھے۔ ''سیرت مصطفیٰ ﷺ کے عملی تقاضے'' کے موضوع پر دھیمے، دلپذیر اور فکر انگیز خطاب سے محترم شجاع الدین شیخ نے حاضرین محفل کے دِلوں میں حضور ﷺ کی پاکیزہ، مقدس و مطہر ہستی پر ایمان کے حوالے سے ضروری آداب و تعلیمات اور تقاضوں پر ''از دل خیزد بر دل ریزد'' کے مطابق دلوں کو مسخر کرنے والا خطاب فرمایا۔ انھوں نے کہا کہ اسلامی تعلیمات اپنا کر عہدِ حاضر میں دین اسلام کی حقیقی تصویر پیش کی جا سکتی ہے۔ پورے دین کی دعوت دینا اور اسلام کے غلبے اور نفاذ کی جدوجہد کرنا ہر مسلمان کے ایمان کا تقاضا ہے۔ اُنھوں نے کہا کہ نبوت اور رسالت محمدی ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا احسانِ عظیم قرار دیا ہے، ہدایت کے بغیر ہر چیز انسان کے لیے وبال جان اور زحمت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ مسلمانوں کو جس قدر نعمتِ ہدایت کی اہمیت کا ادراک اور احساس ہوگا اسی قدر حضور ﷺ سے محبت اور اطاعت کا جذبہ بھی پیدا ہوگا۔ انھوں نے کہا کہ خاتم الرسل ﷺ اور امام الانبیاء ﷺ کے اعلیٰ ترین منصب پر فائز ہونے کے باوجود نبی رحمت ﷺ نے دین کی سربلندی کے لیے آزمائشوں اور قربانیوں کی حامل بھرپور زندگی گزاری جو ہر مسلمان کے لیے مشعل راہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسی لیے نبی کریم ﷺ کی زندگی کو بہترین نمونہ قرار دیا۔

امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ نے کہا کہ سودی نظام، غیر اسلامی رسومات، بے حیائی اور بے پردگی نے مسلمانوں کی دینی غیرت وحمیت کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ دینی احکامات پر عمل پیرا نہ ہونے کے سبب امت مسلمہ کفار کے ہاتھوں ذلت و رسوائی کا شکار ہے۔ اس نقصان کے ازالے کے لیے پوری امت مسلمہ کو صحابہ کرام ؓ جیسے ایمان و عمل کا عملی ثبوت دینا ہوگا۔ امیر تنظیم اسلامی نے حاضرین کو مشورہ دیا کہ وہ سیرت نبوی ﷺ پر کوئی جامع اور مختصر کتاب کا لازمی مطالعہ فرمائیں تاکہ نبی کریم ﷺ کی زندگی کے شب و روز اور نبوی جدوجہد کا پورا نقشہ واضح ہو کر ہمارے سامنے آ جائے۔ معروف عالم دین مولانا محبوبِ الٰہی کی حد درجہ جامع و پُرخلوص دعا پر اس پاکیزہ محفل کا اختتام ہوا۔ اس پروگرام میں خواتین کی شرکت کے لیے باپردہ انتظام موجود تھا۔

حالیہ دورہ لاہور میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ نے یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی (UET) لاہور میں ''قرآنِ حکیم اور ہماری ذمہ داریاں'' کے موضوع پر خصوصی لیکچر بھی دیا جس کی تفصیلی رپورٹ ان شاء اللہ ندائے خلافت کے اگلے شمارے میں شامل اشاعت کی جائے گی۔

A growing alliance of Islamophobes looks to lobby governments

By: CJ Werleman

An alliance of supporters of the Indian and Israeli governments have found common ground with an Armenian group looking to push Islamophobic policies in the West.

The day after the global financing watchdog, Financial Action Task Force (FATF), added Turkey to its revised list of "jurisdictions under increased monitoring," joining Pakistan and 21 other countries on what it calls its "grey list," the Armenian National Committee of America (ANCA) posted an eyebrow raising tweet.

"Retweet if you're Indian, Armenian, Greek, Kurdish or Hindu, Chinese, Jewish or Muslim, or if you're pleased to see Pakistan and Turkey held accountable for fostering hatred and financing terrorism," tweeted ANCA on October 22.

More curious still were the inclusions of banners belonging to the Hindu American Foundation (HAF), a Hindu nationalist organization with ties to Hindu supremacist paramilitary outfit Rashtriya Swayamsevak Sangh (RSS); and Middle East Forum (MEF), a pro-Israel group described by the Southern Poverty Law Centre (SPLC) as an "anti-Muslim think tank."

While commentators have pointed to the formation of an "Islamophobic Alliance" between supporters of the Israeli and Indian governments – which have become united in their respective subjugation of Muslim populations – with the latter taking a leaf out of the former's international lobbying strategies, the inclusion of a pro-Armenian activist organization makes this alliance a triumvirate.

These groups have been feverishly working together to oppose Turkey and Pakistan, wherever and whenever it can, and with help from whomever. A recent press release issued by HAF in support of a US congressional investigation into Turkey's drone program and sale of Unmanned Aerial Vehicles (UAVs) to Pakistan and several other countries.

"Turkey's increasingly destabilizing role, from North Africa to the Middle East, to the South Caucasus, and to South Asia, poses a clear and direct threat to the US, our interests, and to our allies and strategic partners like India, the largest democracy in the world," stated HAF.

"Turkish-Pakistani-Russian joint production of combat UAVs should alarm democracies around the world, and with the recent drone strikes in Kashmir the last two weeks, the addition of Turkish combat UAVs combined with Pakistan's existing jihadi ground forces poses a real threat and would be a toxic mix for America's ally India."

HAF said its remarks are shared and supported by MEF and ANCA, along with the Hellenic American Leadership Association (HALC), In Defence of Christians (IDC) and American Friends of Kurdistan.

Turkey has become a target for Hindu nationalist groups because of its close ties to Pakistan and China, and the willingness of Turkish President Recep Tayyip Erdogan to call out India's human rights abuses against Muslims in India and Kashmir, including his recent address to the United Nations General Assembly, where he restated his commitment to "solving the ongoing problem in Kashmir…within the framework of relevant UN resolutions."

What really struck Hindu nationalist sensibilities hard, however, was Erdogan's scathing indictment of the Indian government for its role in inciting the 2020 Delhi Riots, which left more than 50 Muslims dead.

in inciting the 2020 Delhi Riots, which left more than 50 Muslims dead.

"India right now has become a country where massacres are widespread. What massacres? Massacres of Muslims. By who? Hindus," said the Turkish president during a speech in Ankara last year.

Essentially, this Hindutva-Armenian-Zionist triumvirate aims to fulfill several objectives, including: pressuring the US and European Union into sanctioning Turkey and Pakistan; normalizing India's revocation of Kashmir's semi-autonomous status; weaponizing "Hinduphobia" against anti-Indian government opponents the same way pro-Israel groups have used bogus charges of anti-Semitism against their critics; providing diplomatic cover for Israel's human rights violations in the occupied Palestinian Territories.

This nexus hit the ground running last year, when the pro-Israel and anti-Muslim hate group MEF launched a "smear campaign" against the secular and pluralist US-based advocacy group Indian American Muslim Council (IAMC) by baselessly accusing it of having ties to "violent and extremist" groups and peddling "Hinduphobia," a smokescreen used by Hindu nationalists.

"The term [Hinduphobia], and the violent rhetoric employed by Hindutva supporters, is built on misinformation and fear, which are classic tools of fascism everywhere," says Shreena Gandhi, an assistant professor of religious studies at Michigan State University.

IAMC responded to these baseless and transparent allegations by pointing to the fact that not only has MEF been identified by SPLC and the Centre for American Progress as an "anti-Muslim hate group," but also it and its founder Daniel Pipes were cited 16 times in the manifesto of Anders Breivik, the far-right extremist who murdered 77 Norwegian students and teachers in 2012.

"The pathetic attacks published in a barely known online publication are laughable for their sheer absurdity. However, they also demonstrate the desperation of Hindu nationalist front organizations in the US to besmirch IAMC, even at the expense of collaborating with racist and xenophobic organizations like MEF that have zero credibility," said Mr. Rasheed Ahmed, Executive Director of IAMC.

More recently, MEF, HAF and ANCA have been working together to block the sale of F-16 fighter jets and drone technology to Turkey, and arms to Ankara-backed Azerbaijani Armed Forces, while also calling for sanctions against Turkish Airlines and Pakistan.

This gathering of pro-Indian government, pro-Israel and pro-Armenian groups is not only an alarming revelation but also damning, showing how nefarious anti-Muslim forces are coalescing to advance policies that negatively affect Muslim communities and Muslim majority country in order to advance Hindutva, Zionist and Armenian interests.

Courtesy: ***TRT World***

دعائے مغفرت

انا للہ وانا الیہ راجعون

☆ حلقہ ملتان، بدھلہ سنت کے رفیق چودھری محمد اقبال کی اہلیہ وفات پاگئیں۔
برائے تعزیت:0301-7501124

☆ حلقہ ملتان، گل گشت کے رفیق جناب شیخ محمد یونس کی والدہ وفات پاگئیں۔
برائے تعزیت:0300-6325032

☆ حلقہ ملتان، تونسہ شریف کے رفیق رستم جہانگیر رحمانی کی والدہ وفات پاگئیں۔
برائے تعزیت:0333-8562649

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔
قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

ضروری اعلان

ندائے خلافت شمارہ نمبر 46 میں پرنٹنگ کی غلطی کی وجہ سے بعض پرچوں میں صفحات آگے پیچھے ہو گئے ہیں۔ ہم نے کوشش کر کے اغلاط شدہ پرچہ الگ کر لیے تھے۔ اس کے باوجود اگر کسی خریدار کو ایسا پرچہ مل جائے تو ہم معذرت خواہ ہیں۔ (ادارہ)

Vol. 30 Regd. C.P.L NO. 114 No.47

Weekly **Nida-e-Khilafat** Lahore